1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

دفاع پاکستان نمبر
5 ستمبر 2015ء
5 تبوک 1394ہش

047-6213029
C.P.L FR-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

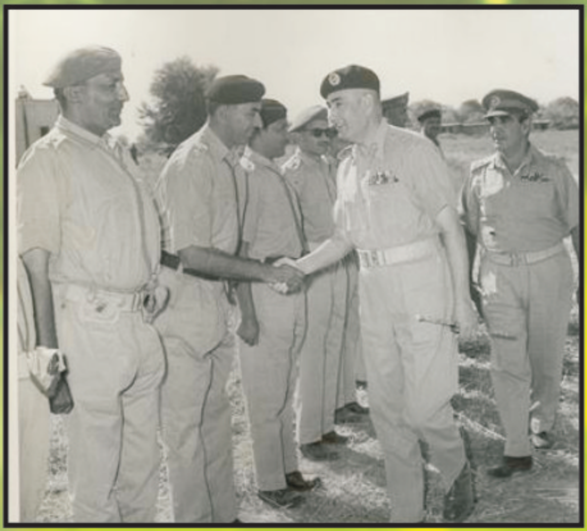

چھمب اکھنور سیکٹر پر کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ فوجیوں سے مصافحہ کر رہے ہیں

بانی پاکستان قائد اعظم (درمیان میں)
تصویر میں دائیں محترمہ فاطمہ جناح۔ بائیں جنرل ایوب خان

ملک وقوم کی قابل رشک خدمات بجالانے والے بہادر احمدی

محترم جنرل اختر حسین ملک صاحب۔ ہلال جرأت

محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب۔ ہلال جرأت

محترم میجر جنرل افتخار جنجوعہ صاحب۔ ہلال جرأت

سکواڈرن لیڈر محترم خلیفہ منیر الدین احمد صاحب

محترم جنرل ناصر احمد صاحب

محترم میجر افضال احمد صاحب تمغہ بسالت

جنگ ستمبر 1965ء کی کچھ تاریخی یادیں

بریگیڈیئر اختر حسین ملک صاحب لاہور میں اپنی بریگیڈ کے آفیسرز سے بات چیت کر رہے ہیں

جنرل ایوب خان 1965ء کی جنگ کے دوران چھمب سیکٹر کا دورہ کر رہے ہیں

راجپوت فورٹ کشن گڑھ راجستھان۔ مفتوحہ قلعہ

انڈین گورنمنٹ آفس کھیم کرن۔ مفتوحہ عمارت

کھیم کرن شہر میں پاکستانی فوج موجود ہے

مفتوحہ انڈین ٹینک

مفتوحہ انڈین جیپ میں پاکستانی فوج

مفتوحہ انڈین ٹینک کے ساتھ پاکستانی عوام

اس صفحہ کی اکثر تصاویر ISPR کی آفیشل ویب سائٹ سے حاصل کی گئی ہیں

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے
دفاع پاکستان نمبر
ہفتہ 5 ستمبر 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 5 ستمبر 2015ء 20 ذیقعد 1436 ہجری 5 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 203

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیروعافیت کی دعا مانگو لیکن دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کراھة تمنی لقاء العدو حدیث نمبر 3276)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمتِ پاکستان کے حوالے سے نوجوانوں کو بیش قیمت نصائح

اگر تم پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرو گے تو تمہارا نام عزت سے لیا جائے گا

تم پاکستان کی خشت اول ہو، تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو

اے قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں

حضرت مصلح موعود نے پاکستان کے سب نوجوانوں کو خدمتِ پاکستان میں بھرپور حصہ لینے کی ہمیشہ تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضور نے پاکستان کے نونہالوں اور جگر گوشوں کو خاص طور پر مخاطب کیا اور فرمایا:

”تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اپنے اخلاق اور کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے ملک کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے لیکن اس کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی پود ہو تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی ہوئی چیز ملتی ہے، انہیں آباء کی سنتیں یا روائتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روائتوں کی راہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں۔

پس دوسرے قدیمی ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلے پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو۔ وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ جو بنیاد تم قائم کرو گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ایک حد تک اس بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں گی۔ اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہوگی تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی۔ اسلام کا مشہور فلسفی شاعر کہتا ہے کہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

یعنی اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھتا ہے تو اس پر کھڑی کی جانے والی عمارت اگر ثریا تک بھی جاتی ہے تو ٹیڑھی ہو جائے گی پس بوجہ اس کے کہ تم پاکستان کی خشت اول ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلتی جائے گی۔

بیشک یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کرکے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردو گے تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔

پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے اور منزل دوم بھی ہوتی ہے منزل سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم نہیں کرنا چاہتے وہ اپنے رخت سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی صحیح خدمت کی داد دے سکتی ہے۔ پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! (-) ملک کی امید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا، خدا تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں“۔

(روزنامہ الفضل 13 اپریل 1950ء ص3)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 8 روپے

مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب

ستمبر 1965ء کی جنگ۔ یوم دفاع۔ یوم فلاح

قوم کی یک جہتی اور احمدی جرنیلوں کی شجاعت

یادش بخیر پاک فوج نے جنگ ستمبر 1965ء ایسے جذبے اور ولولے سے لڑی اور ساتھ ہی ساری قوم نے اس نازک موقع پر اتفاق اور اتحاد اور ہمت اور ایثار کا ایسا مظاہرہ کیا کہ اس کا تشکر بھرا ایمان افروز تذکرہ نئے نئے حوالوں اور کیفیات اور تفصیلات کے ساتھ ہر سال دہرایا جاتا ہے۔ ویسے بھی نئی نسل کو اس تاریخی معرکے اور پاکستانی افواج کی اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن سے کامیاب نبرد آزمائی اور اہل وطن کی حب الوطنی اور قومی ذمہ داری کے مثالی جذبوں اور یادوں سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرنا ضروری ہے۔

آیئے ستمبر 1965ء کے ہندو پاک معرکے سے متعلق کچھ نئے اور معلومات افزا حوالوں کے اضافہ کے ساتھ ماضی کے چند اوراق پلٹتے ہیں۔

قومی یکجہتی کی زندہ مثال

مندرجہ بالا عنوان کے تحت صحافی یوسف عالمگیرین اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں:

14؍اگست کی صبح ایک روشن مستقبل کی نوید بن کر طلوع ہوتی ہے اور برصغیر کی تقسیم یوں ہوئی کہ طے شدہ فارمولا عین وقت پر تبدیل کر کے پاکستان کے کچھ ایسے علاقے جو آگے چل کر اس کے لئے جغرافیائی اعتبار سے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیئے گئے۔ پاکستان کے اثاثے اسے نہ دیئے گئے۔ مؤثر فوجی سازوسامان کے بغیر ایک غیر منظّم فوج پاکستان کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ گویا ایک ملک تو حاصل ہو گیا مگر اس کے وسائل اس سے چھن جاتے ہیں لیکن وہ کیا جذبہ، وہ کیا لگن اور وہ کیا امنگ تھی کہ زیرو سے سٹارٹ لینے والا ملک اپنے اندر طاقت اور جستجو کا ایک ایسا پہاڑ دریافت کرتا ہے جو ایک ہی سال میں حکومت وقت میں وہ جذبہ اور اعتماد پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اپنی افواج کو کشمیر کے محاذ پر پیش قدمی کا حکم دیتی ہے اور 1948ء میں کشمیر کے محاذ پر ہونے والے پاک بھارت معرکے میں پاک فوج کا ایک عظیم سپوت کیپٹن سرور شہید نشان حیدر کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ دشمن کو باور کرانے کے لئے کیپٹن سرور سمیت فوج کے جوانوں کی شہادتیں یہ پیغام دینے کے لئے کافی تھیں کہ جو ملک سینکڑوں جانوں کی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا اس کی حفاظت کے لئے ہزاروں جانیں بھی قربان کرنا پڑیں تو قوم کے یہ غیور پیچھے نہیں ہٹیں گے...... ستمبر 1965ء کو جب پاکستان صرف اٹھارہ برس کی عمر کا ہوتا ہے تو دشمن ایک مؤثر اور بھرپور جارحیت اس عزم کے ساتھ کرتا ہے کہ نعوذ باللہ پاکستان کی دفاعی لائن توڑ کر اسے ایسی کاری ضرب لگائی جائے کہ یہ نوآموز ریاست پارہ پارہ ہو کر دوبارہ بھارت میں شمولیت کی استدعا کرنے لگے۔ بھارتی فوج کے جرنیل اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اتنے مخمور اور اپنی کامیابی کے حصول میں اتنے پُر امید کہ وہ لاہور کے جمخانہ کلب میں اپنی ٹی بریک کرنے کا وقت بھی متعین کر چکے تھے۔ جب پاک فضائیہ کے جہاز لاہور کا ساؤنڈ بیریئر توڑ کر اہل لاہور کو دشمن کے حملے سے الرٹ کرتے ہیں تو دوسری جانب اس وقت کے صدر مملکت اور پاک فوج کے سربراہ جنرل محمد ایوب خان جب اپنی ریڈیو تقریر میں قوم کو مخاطب کر کے یہ کہتے ہیں کہ دشمن کو بتا دو کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے تو پاکستان کے ہر ہر شہری کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2014ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ

کا ولولہ انگیز پیغام

جنگ ستمبر 1965ء کے اہم موقع پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ثانی نے اپنی جماعت کو مندرجہ ذیل تاکیدی و تاریخی پیغام دیا۔

احباب جماعت آپ کو علم ہے کہ ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور پاکستان میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے میں پاکستان کے تمام احمدیوں کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے ہر طرح تعاون کریں اور استحکام پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں بشاشت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے حب الوطنی کا ثبوت دیں اور اپنے رب رحیم سے دعائیں بھی کرتے رہیں کہ ہمارا وہ مہربان خدا حق و صداقت اور انصاف کی فتح کا دن ہمیں جلد تر دکھائے۔ کوئی احمدی مرد اور عورت اپنے شہر قصبہ یا گاؤں کو ہرگز نہ چھوڑے سوائے اس کے کہ حکام وقت دفاعی مصالح کے پیش نظر ان مقامات کو خالی کروانا چاہتے ہوں۔ دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد

(الفضل مورخہ 6 ستمبر 1965ء)

دیدنی اور مثالی منظر

معروف صحافی عزیز ظفر آزاد اپنے کالم ’’جرس جمہور‘‘ مطبوعہ 8 ستمبر 2014ء میں تحریر کرتے ہیں:

دشمن کی جارحیت کے باعث تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پاک افواج کے ساتھ پوری قوم سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئی۔ وہ منظر مثالی بھی تھے اور دیدنی بھی، وہ نظارے ایمان افروز بھی تھے اور واجب تقلید بھی۔ مملکت خداداد کے تمام بندگان خدا، وکلاء، علماء، طلباء، اساتذہ، دانشور، ادیب، صحافی، سرکاری ملازمین بھی، تاجر بھی اور مرد و زن پیر و جوان یک زبان ہم فرزندان پاکستان ارض پاک پر سب نثار، سب قربان اس جذبے سے سرشار ہر ایک کا رخ سرحد کی جانب تھا۔ لاہور کی زمین آسمان گواہ ہے کہ وطن کے بیٹے بیٹیاں اپنے فوجیوں کی محبت و عقیدت میں ان کی پشت پر کھڑے ہو گئے۔ لوگ سڑکوں پر کھڑے فوجیوں کی گاڑی کا استقبال ایسے کرتے جیسے اپنے قومی ہیروز کو چاہتے ہیں۔ دیہاتوں میں دودھ کے بھرے برتن اٹھائے بیٹیاں اپنے عظیم محافظ بھائیوں کے انتظار میں کھڑی دکھائی دیں کہ اس دودھ پر سب سے زیادہ حق دھرتی کے محافظوں کا ہے۔ عوام نے کھانے پینے کی چیزوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ راقم کو یاد ہے کہ سب گھر مل کر کھانا پکاتے جو جنگ کے متاثرین میں تقسیم ہوتا...... عجب سماں تھا پوری قوم شیر و شکر نظر آتی تھی۔ سترہ دن مسلسل جنگ جاری رہی اس دوران اشیاء کی قیمتیں بڑھیں نہ ملاوٹ کا کیس سامنے آیا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس دوران کسی تھانہ میں چوری، ڈکیتی، راہزنی، زور زبردستی اور قتل کا کوئی کیس رجسٹرڈ نہیں ہوا۔ کمال یکجہتی، محبت ہم آہنگی اور یکسوئی نظر آتی۔ کہیں متاثرین کے لئے اشیاء ضروریات جمع ہو رہی ہوتیں تو کہیں پاک فوج کے جوانوں کے لئے قوم کی بیٹیاں اور بیٹے قطار در قطار خون دینے کے لئے بیقرار نظر آتے۔ فیلڈ مارشل ایوب خان نے اسلحہ کی کمی کے باعث ایک پیسہ ایک ٹینک کا نعرہ لگایا تو پوری قوم نے دل کھول کر رقم جمع کرائی...... اس سترہ روزہ جنگ میں بھارت کو پاکستان کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ جانی اور عسکری نقصان اٹھانے کے علاوہ طویل علاقوں سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔ یہ تمام کامیابیاں خدائے واحد پر غیر متزلزل ایمان کے ساتھ دشمنوں کی صفوں پر ٹوٹ پڑنے والے عالی مرتبت عظیم فرزندان توحید کی سرفروشی و جاں نثاری کی بدولت نصیب ہوئی جن کی زندگی اور شہادت پر پوری قوم کو فخر ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 8 ستمبر 2014ء)

مشاہدات وحقائق

صدر ایوب خان کے دور کے وزیر قانون اور ملک کے ماہر قانون ایس ایم ظفر کا ایک تفصیلی مضمون نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا ہے۔ اس سے کچھ مندرجات یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

(الف) فیلڈ مارشل ایوب خان نے قوم کے نام اپنی تقریر میں کہا کہ دشمن نہیں جانتا کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے۔ ساری قوم میں بجلی کی سی سرعت سے ایک جذبہ پیدا ہو گیا تھا...... پاکستان میں اس وقت لوگوں کے جوش اور ولولے سے سب حیران تھے۔ میں نے اپنی کتاب Through The Crisis میں اس پر پورا پیراگراف لکھا ہے ...... مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنے بڑے ملک نے پاکستان پر حملہ کر رکھا ہے اور پاکستانیوں کا جوش و خروش اور اطمینان ایسے ہے جیسے فتح انہی کی ہو گی۔

(ب) آگے چل کر ایس ایم ظفر بیان کرتے ہیں:

اس موقع پر بھارت نے سلامتی کونسل سے درخواست کر دی کہ اب جنگ بند ہونی چاہئے۔ اگرچہ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو تھے لیکن کابینہ اور ایوب خان صاحب نے حکم دیا کہ میں جا کر سلامتی کونسل میں پاکستان کا مؤقف پیش کروں۔

(ج) (اقوام متحدہ سے واپسی پر) جب میں دہران میں تھا تو وہاں ایک روسی سے میری ملاقات ہوئی۔ میں مڈل ایسٹ ایئرویز کے جہاز کا منتظر تھا اور وہ کہیں اور جانے کے لئے کسی پرواز کا انتظار کر رہا تھا ہم باتیں کر رہے تھے میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

Look, American weapons seem to be better than yours"

ہم جنگ میں ماشاء اللہ بڑا ٹھیک ٹھاک مقابلہ کر رہے تھے۔ میں نے اس روسی سے کہا ظاہر ہے کہ امریکی ہتھیار آپ کے ہتھیاروں سے بہت اچھے ہیں۔ آپ نے بھی ہندوستان کو اسلحہ دیا ہے لیکن تعداد کے لحاظ سے بھارتی فوج چار گنا ہونے کے باوجود شکست کھا رہی ہے۔ اس کے جواب میں اس روسی نے کہا۔ وزیر صاحب یہ بات نہیں ہے۔ دراصل آپ کے فوجی بھارتی فوجیوں کے مقابلے میں بہت اچھے ہیں۔ تو یہ حالت تھی 1965ء کی جنگ کی۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 15 ستمبر 2013ء ص20)

انڈیا بوکھلا گیا

1965ء کے زمانہ میں پاک فضائیہ کے نامور سربراہ ایئر مارشل نور خان کا ایک انٹرویو نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں ایئر مارشل نور خان بیان کرتے ہیں:۔

...... جنرل اختر ملک شمالی علاقہ کے کمانڈر تھے میں جب ان سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ سرحدی صورتحال خطرناک ہو چکی ہے ہم نے بھی آٹھ ہزار فوج کو سرحد کے ساتھ لگا دیا ہے اور کسی بھی صورتحال کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس جواب سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ جنگ 100 فیصد یقینی ہے۔

سرحدی جھڑپوں کے دوران ہماری فوج کشمیر کی سرحد سے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہوگئی جس سے انڈیا بوکھلا گیا اور اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے دوسرے محاذوں پر جنگ چھیڑ دی۔‘‘

(از انٹرویو مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 6 ستمبر 2009ء ص 4 کالم نمبر 2)

سب سے بڑی کامیابی

قارئین الفضل کے لئے خاکسار پہلی بار اس میجر جنرل (ر) محمد شفیق کے ایک یادگار اور قیمتی انٹرویو کے مندرجات پیش کر رہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے۔

نوائے وقت گروپ کے ہفت روزہ فیملی میگزین میں شائع شدہ انٹرویو میں جنرل (ر) محمد شفیق نے دو محاذوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ ایک مقبوضہ کشمیر میں چھمب جوڑیاں محاذ اور دوسرا سیالکوٹ سیکٹر میں چونڈہ کا محاذ جبکہ جنرل صاحب خود چونڈہ کے محاذ پر داد شجاعت دے رہے تھے۔

سردست چھمب جوڑیاں محاذ اور جنرل اختر ملک کا حیران کن کارنامہ پڑھتے ہیں:

سوال فیملی میگزین: پاکستان کی فوج نے کہاں کہاں حملہ کیا تھا؟

جواب: جنرل (ر) محمد شفیق: چھمب جوڑیاں میں ہم نے حملہ کیا تھا۔ وہ ہماری ستمبر 65ء کی جنگ کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔ ہماری آزاد کشمیر کے پورے علاقے میں 12 ڈویژن تھی جو جنرل اختر ملک کمانڈ کر رہے تھے۔ پاکستان آرمی کا منصوبہ تھا جس پر وہ عمل کر رہے تھے۔ ان کا حملہ بڑا کامیاب تھا مگر بدقسمتی سے حالات کی خرابی کی وجہ سے رک گیا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ہمارے چیف آف آرمی جنرل موسیٰ نے بہت غلط فیصلہ کیا۔ انہوں نے جنرل اختر ملک کو وہاں سے ہٹا کر جنرل یحییٰ کو تعینات کر دیا۔ حالانکہ لڑائی میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک جنرل یا کوئی بھی کمانڈر ہو ایک کام کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے تو اس کو ہٹا دیا جائے اور نئے بندے کو وہاں بھیج دیا جائے۔ جنرل یحییٰ کو جنرل اختر ملک کی جگہ پر تعینات کر کے چیف آف آرمی جنرل (موسیٰ) نے بہت بڑی غلطی کی تھی۔ اگر وہ یہ غلطی نہ کرتے تو بہت زیادہ امکان تھا کہ ہم بھارت کے علاقے اکھنور پر قبضہ کر لیتے۔ اکھنور ایک ایسی پوزیشن ہے جو کہ اس وقت کی کمیونیکیشن کے لحاظ سے کشمیر کا دروازہ تھا۔ اگر ہم وہاں قبضہ کر لیتے تو ہندوستان کے لئے کشمیر کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ سرینگر کو ان کی کوئی امداد نہیں جا سکتی تھی۔ اگر اکھنور ہمارے قبضے میں آ جاتا تو ہندوستان سیالکوٹ پر حملہ بھی نہ کرتا کیونکہ ہم اکھنور میں ان کے پیچھے بیٹھے ہوتے۔ (اکھنور جموں کے اوپر تھا) ہم کشمیر کی جنگ بھی جیت جاتے اور کشمیر ہم نے لے لیا ہوتا۔ (کالم نمبر 5 اور 6 ص 11)

سوال: جنرل موسیٰ کا یہ فیصلہ صرف اپنا تھا؟

جواب: انہوں نے صدر جنرل ایوب خان سے بھی پوچھا ہوگا لیکن اصل میں فوج لڑانا تو آرمی چیف کا کام ہوتا ہے صدر تو انٹرنیشنل اور سیاسی صورتحال میں الجھا ہوتا ہے۔ ان کا تعلق ٹیکنیکل کام سے نہیں ہوتا۔ جبکہ یہ تو ایک ٹیکنیکل بات تھی۔ بہرحال ابھی جو کہا جا سکتا ہے کہ سب سے اچھا منصوبہ جنرل اختر ملک نے بنایا تھا اس میں کامیابی کے امکان بھی بہت زیادہ تھے۔ اگر اکھنور پر قبضہ ہو جاتا تو کشمیر ہمارا ہو جاتا اور ہندوستان پاکستان پر حملہ نہ کرتا۔ (کالم نمبر 6)

سوال: کیا کوئی انکوائری ہوئی؟

جواب: انکوائری نہیں ہوئی اصل میں جو چیف آف آرمی سٹاف ہوتا ہے وہ کیسے اجازت دے سکتا ہے کہ لوگ ان کی غلطی پر بات کریں۔ جب 66ء میں جنرل یحییٰ چیف آف آرمی سٹاف بنے تو انہوں نے تو باقاعدہ منع کیا کہ 65ء کی جنگ کو ڈسکس ہی مت کرو۔ حالانکہ جب ایک جنگ لڑی جاتی ہے تو بعد میں اس پر تحقیق ہونی چاہئے کہ ہم نے کہاں کہاں کیا غلطیاں کی ہیں۔ کہاں پر بہتری ہوئی ہے کیونکہ اس فیصلے میں جنرل یحییٰ خود ملوث تھے۔ ان کو کمانڈر (ان) چیف بنانے میں صدر جنرل ایوب خان کی دوسری بڑی غلطی تھی۔ یہ بہت بڑا ظلم بھی تھا۔ جنرل یحییٰ کی کوتاہیوں کے لحاظ سے فوج میں باتیں ہوتی تھیں مگر صدر جنرل ایوب خان نے ان کو آرمی چیف بنایا جو کہ فرد واحد کا فیصلہ تھا۔ اصل میں عام طور پر صدر (اس) آرمی چیف کا انتخاب کرتے ہیں کہ یہ میرا وفادار رہے گا۔ یہی غلطی ایوب خان نے کی۔ اس وقت آدھا پاکستان چلا گیا۔ یعنی جنرل یحییٰ خان کی وجہ سے ہم نے مشرقی پاکستان گنوا دیا۔

جنرل یحییٰ کا ایسا کوئی کارنامہ بھی نہیں تھا مگر اس کو آرمی چیف بنا دیا گیا۔ صدر ایوب خان نے اپنی اس غلطی کو چھپانے کے لئے جنرل یحییٰ کو پاکستان کو ہیرو بھی بنا دیا جس طرح ہمیں ستارۂ جرأت ملے ہوئے ہیں ان کو ہلال جرأت دیا اور جنرل اختر ملک کو بھی ہلال جرأت دیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ ملک کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی تھی۔ جنرل اختر ملک کو ہٹا کر ان کو کھڈے لائن لگا دیا پھر وہاں سے ان کو بیرون ملک بھیج دیا تاکہ وہ اس معاملے پر بات ہی نہ کر سکیں۔ اس میں صدر ایوب خان کی یہ سوچ ضرور ہو سکتی ہے کہ وہ جنرل یحییٰ خان کو ہیرو بنانا چاہتے ہوں کہ یہ اکھنور پر قبضہ کر لیں گے۔ میں سمجھتا ہوں یہ جنرل یحییٰ خان کی خواہش تھی۔ اصل میں آرمی چیف جنرل موسیٰ خان اور جنرل اختر ملک کے آپس کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔ جنرل اختر ملک خود مختار قسم کے سپاہی تھے جبکہ باس ایسے لوگوں کو تو پسند نہیں تھے۔ حالانکہ وہ کام میں ماہر تھے۔ اس وقت جنرل یحییٰ کی بھی خواہش تھی کہ میں یہ کام کروں۔ ہوا یوں جب جنرل اختر ملک نے دشمن کی فوج پر حملہ کیا تو بھارتی فوج اپنی توپیں اور اسلحہ چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گئی مگر جنرل اختر ملک کے تبدیل ہونے سے دشمن کو سنبھلنے کا موقع مل گیا۔ انہوں نے مزید فوج بلوا لی اور دفاع لے لیا۔ (کالم نمبر 6)

(ہفت روزہ فیملی مورخہ 11 تا 17 ستمبر 2011ء ص 11)

کمانڈر کی تبدیلی

سینئر صحافی اسداللہ غالب نے اپنے کالم انداز جہاں میں چھمب جوڑیاں محاذ کے متعلق یہ تلخ حقیقت بیان کی ہے۔

پینسٹھ میں دوران جنگ کشمیر کے کمانڈر کی تبدیلی سے سارے کئے کرائے پر پانی پھر گیا تھا۔

(نوائے وقت مورخہ 10 مارچ 2014ء ص 5)

بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو بھاگم بھاگ (1948ء میں۔ ناقل) سیکیورٹی کونسل جا پہنچے جہاں جنگ بندی اور استصواب کی قرارداد منظور کی گئی، بھارت نے اس قرارداد کو تسلیم کرنے کا اعلان تو کیا مگر پھر بھولے سے اس پر کبھی عمل نہیں کیا۔ پاکستان نے 65ء میں آپریشن جبرالٹر کے ذریعے کشمیر میں پیش قدمی کی تو بھارت نے بین الاقوامی سرحدوں پر جارحیت کر دی۔ اگر یہ لڑائی صرف کشمیر کے متنازعہ علاقہ تک محدود رہتی تو کشمیر کے قضیئے کا فیصلہ اس جنگ سے ہو جاتا۔

(نوائے وقت 23 اکتوبر 2013ء ص 3 کالم 1)

سیالکوٹ سیکٹر

جنگ ستمبر 1965ء میں حصہ لینے والے ریٹائرڈ میجر اور جنگی تجزیہ نگار معین باری کے مضمون ’’جنگ 65ء کی یادیں‘‘ مطبوعہ 6 ستمبر 2013ء سے چند اہم اقتباسات نذر قارئین ہیں۔

مضمون نگار معین باری تحریر کرتے ہیں:

8 ستمبر تک جی ایچ کیو کو یہ علم نہ تھا کہ بھارتی آرمرڈ ڈویژن کہاں پر ہے۔ سات آٹھ ستمبر کو کرنل انصاری نے جنرل رانا کو اطلاع دی کہ کمانڈر 15 ڈویژن (بریگیڈیئر اسماعیل) نے فوج کو سمبڑیال تک پسپائی کا حکم دیا ہے۔ اس وقت تک بھارتی انفنٹری ڈویژن نے جموں سیالکوٹ روڈ پر سیالکوٹ محاذ پر حملہ کر دیا تھا۔ جنرل رانا نے کمانڈر 15 ڈویژن کو حکم دیا کہ پسپائی روک دی جائے اور جم کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ کمانڈر بریگیڈیئر اسماعیل نے جن کا تعلق سپلائی کور سے تھا کور کمانڈر سے اس موضوع پر بحث شروع کر دی۔ جنرل رانا نے اسی وقت جنرل ٹکا خان سے رابطہ کر کے حکم دیا کہ وہ سیالکوٹ پہنچ کر 15 ڈویژن کی کمان سنبھال لیں۔ جنرل ٹکا خان 8 ستمبر ساڑھے آٹھ بجے سیالکوٹ فرنٹ پہنچے اور ڈویژن کی کمان سنبھال لی۔

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کی بیدار مغزی اور بھاری ذمہ داری

(ب) 8 ستمبر 9 بجے کے قریب بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے جنرل ٹکا خان کو اطلاع دی کہ سینکڑوں بھارتی ٹینک چاروا کی سمت سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی بریگیڈیئر علی نے 25 کیولری کو حکم دیا کہ وہ چونڈہ کی سمت جا کر دشمن کو روکے۔ بریگیڈیئر علی نے ٹکا خان سے ایک بٹالین مانگی۔ ٹکا نے انہیں 14 بلوچ بھیج دی۔ بھارتی آرمرڈ ڈویژن اور دو انفنٹری ڈویژنوں نے چاروا کی سمت سے ہوتے ہوئے چوبارہ اور پھلورا کی سمت پیش قدمی شروع کر دی۔ جنرل ٹکا خان نے عبدالعلی کے 24 بریگیڈ کو چونڈہ کے دفاع پر متعین کیا اور ساتھ یہ بھی حکم تھا کہ اگر بھارتی سیالکوٹ پر حملہ آور ہوں تو بریگیڈ شہر کی حفاظت بھی کرے۔

معین باری آگے چل کر لکھتے ہیں:

(ج) اب بھارتیوں نے جسڑ پل کی سمت سے حملہ کی شہ دے کر چاروا کی سمت بھرپور حملہ کر دیا۔ ان کے راستہ میں بریگیڈیئر علی کی فوج کھڑی تھی۔ اس فوج نے بھارتی آمرڈ ڈویژن کا راستہ روک لیا لیکن بھارتی آرمرڈ ڈویژن اور دو انفنٹری ڈویژنوں نے پھلورا اور چاروا کی سمت بڑھنا شروع کر دیا۔ ...... 8 ستمبر کے دن بریگیڈیئر عبدالعلی کمانڈر 24 بریگیڈ نے 25 کیولری اور پنجاب کمپنی کو حکم دیا کہ وہ بھارتی بکتر بند دستوں کو آگے بڑھنے سے روکیں۔ اب یہاں پر یعنی چونڈہ کے اردگرد جو جنگیں ہوئیں انہوں نے عالمی جنگ کے بعد آرمرڈ وار کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ ان میں 6 آرمرڈ ڈویژن نے بھرپور حصہ لیا۔

(نوائے وقت 6 ستمبر 2013ء)

ٹینکوں کا قبرستان

وطن عزیز کے جید صحافی اور مصنف شریف فاروق کی کتاب پاکستان میدان جنگ میں کے صفحہ 244 پر بریگیڈیئر (بعد میں جنرل) عبدالعلی کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے چونڈہ کے محاذ پر بھارتی ٹینکوں کے حملہ کو قبرستان میں تبدیل کر دیا۔

متذکرہ کتاب کے ص 118 پر سید ضمیر جعفری کی ایک نظم بعنوان میدان چونڈہ شائع ہوئی ہے۔ اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

سرحد شہر چونڈہ پر جو اک میدان ہے
بھارتی سنچوریا ٹینکوں کا قبرستان ہے

قابل افسر اور اچھا انسان

بریگیڈیئر (ر) شمس الحق قاضی اپنے مضمون فوجی حکایتیں ......مطبوعہ نوائے وقت 21 فروری 2008ء میں جنرل عبدالعلی ملک کو بے مثال خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

راقم جہلم میں اسی فرقہ (احمدیہ۔ ناقل) کے جنرل عبدالعلی کا چیف سٹاف افسر تھا۔ میرا مشاہدہ یہ ہے کہ میں نے جنرل علی جیسا قابل اور بیدار مغز افسر اور اچھا انسان نہیں دیکھا۔ راقم کی ان سے دلی محبت رہی ہے اور اب بھی ہے‘‘۔

(نوائے وقت 21 فروری 2008ء اداریہ صفحہ)

دونوں ملک برادران جنرل اختر حسین اور جنرل عبدالعلی کی مجاہدانہ شجاعت، لشکری قیادت اور کامیابی و تمکنت کا احوال پڑھ کر بے اختیار یہ شعر یاد آتا ہے۔

ہم چمکتے ہیں تو کر دیتے ہیں آنکھیں خیرہ
ہم سے گوہر بڑے نایاب ہوا کرتے ہیں

(احسان اللہ ثاقب)

مضمون ایک جذبہ لازوال سے تین اہم اقتباسات۔ کرنل سید شاہد عباس اپنے متذکرہ بالا مضمون میں تحریر کرتے ہیں:

(الف) جہاں تک کشمیر کے محاذ کا تعلق ہے وہاں چھمب میں پاکستان آرمی نے بھارتی فوج کو ناکام کیا۔ اس حملے میں بھارتی فوج یوں لڑکھڑا کر بھاگی کہ اپنا اسلحہ و سامان اپنے مورچوں میں ہی چھوڑ گئی۔ بھارتی سینا (فوج) جتنی تعداد میں اپنی توپیں چھوڑ کر بھاگی اس سے پاکستان نے اپنے توپ خانے کی دو فیلڈ رجمنٹیں کھڑی کیں۔ اس طرح پاکستان کے نڈر اور جانباز جوانوں نے اکھنور سیکٹر پر 350 مربع میل اور کوٹلی سیکٹر میں 16 مربع میل بھارتی علاقے پر قبضہ کیا۔ (کالم نمبر 3)

(ب) سیالکوٹ کے محاذ پر چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی لڑائی آج بھی مؤرخین مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس لڑائی میں ہمارے جوانوں نے اپنے ایک ٹینک کے بدلے دشمن کے چار ٹینک تباہ کئے۔ قصور سیکٹر پر نہ صرف یہ کہ پاکستان نے بھارت کی طرف سے لاہور پر ایک بڑے حملے کو روکا بلکہ ایک محدود یلغار کی مدد سے دشمن کو مزید اکٹھا ہونے کی مہلت بھی نہ دی اور ساتھ ہی نہایت تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے کھیم کرن پر قبضہ کرکے دشمن کے ان تمام ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

(ج) مشہور و معروف ہفتہ وار امریکی جریدے ٹائم کے نامہ نگار لوئس کرار (Louis Karrar) نے اس سترہ روزہ پاک بھارت جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

اس قوم کو بھلا کون شکست دے سکتا ہے جو موت کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلنا جانتی ہو۔ میں نے دوران جنگ پاک فوج کے ایک جنرل آفیسر کمانڈنگ (GOC) سے پوچھا کہ آپ کی سپاہ کی تعداد تو بھارتی سپاہ سے بہت کم ہے تو یہ بتائیے کہ اس کے باوجود آپ لوگ بھارتیوں پر کس طرح غالب آجاتے ہیں؟ جنرل نے میرے چہرہ کی طرف غور سے دیکھا اور مسکراتے ہوئے جواب دیا! اگر جرأت و جانبازی اور حب الوطنی کو بازاروں سے خریدا جاسکتا تو بھارت غیر ملکی امداد میں اسے بھی خرید لیتا۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2014ء)

فوجی اعزاز

نوائے وقت نے اپنی 28/اگست 1969ء کی اشاعت میں یہ رپورٹ شائع کی۔

جنرل اختر ملک کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔

"نماز جنازہ میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت کی۔

(تفصیل) ربوہ 27/اگست ملک کے نامور فوجی سپوت اور 1965ء کی جنگ کے قابل فخر ہیرو لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور ان کی اہلیہ کو گزشتہ شام یہاں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا جنرل مرحوم اور ان کی اہلیہ 22/اگست کو ترکیہ میں موٹر کار کے ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ جنرل اختر حسین ملک اور ان کی اہلیہ کی میت گزشتہ روز چکلالہ کے ہوائی اڈہ سے فوج کے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر میں ربوہ لائی گئی۔ میت کو اتارتے وقت پنجاب رجمنٹ کے ایک دستہ نے فوجی طریق کے مطابق سلامی دی میت کو جو پاکستانی پرچم میں لپٹے ہوئے تابوت میں رکھی تھی پورے اعزاز کے ساتھ اٹھا کر گیسٹ ہاؤس میں رکھا گیا۔ شام سوا چار بجے صدر انجمن کی وسیع گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو جماعت کے ممتاز عالم دین مولانا ابوالعطاء جالندھری نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت کی جن میں ملک کے ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ نماز جنازہ کے بعد جنرل اختر ملک اور ان کی اہلیہ کی میت کو شہداء کے قبرستان میں لاکر پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس موقع پر بھی پاکستانی فوج کے ایک دستہ نے فوجی طریق کے مطابق گارڈ آف آنر پیش کیا۔ جنرل اختر ملک نے گزشتہ پاک بھارت جنگ میں غیر معمولی جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا تھا جس کے اعتراف کے طور پر آپ کو ہلال جرأت کا اعزاز دیا گیا تھا۔ حادثہ کے وقت آپ سینٹو کے ہیڈ کوارٹر انقرہ میں پاکستان کے فوجی نمائندہ کے طور پر مامور تھے۔ آپ کی وفات پر صدر مملکت کے علاوہ دونوں صوبائی گورنروں، مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور دیگر بیشمار لوگوں کے تعزیتی پیغام موصول ہوئے ہیں۔

(نوائے وقت لاہور 28/اگست 1969ء)

چونڈہ کا ہیرو

جنگ لاہور مورخہ 18 جنوری 1992ء کی خبر

چونڈہ کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی انتقال کر گئے۔

راولپنڈی (جنگ رپورٹ) پاکستان کے نامور جرنیل اور چونڈہ کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک جمعہ کے روز انتقال کر گئے۔ مرحوم گزشتہ روز سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے اور اے ایف آئی میں داخل تھے۔ مرحوم کو 65ء میں چونڈہ کے محاذ پر انتہائی جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنے پر ہلال جرأت کا اعزاز دیا گیا تھا۔ مرحوم لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم کا جنازہ ہفتہ 18 جنوری کو صبح دس بجے مکان نمبر 88 گلی نمبر 3 سیکٹر جی 6 تھری، اسلام آباد سے اٹھایا جائے گا۔

(جنگ مورخہ 18 جنوری 1992ء)

جنرل عبدالعلی ملک کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

(جنگ مورخہ 19 جنوری 1992ء)

اسلام آباد (پ ر) مرحوم لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک جو جمعہ کے روز یہاں انتقال کر گئے تھے ہفتے کے روز ان کی تجہیز و تکفین میں حاضر اور ریٹائرڈ افسران کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اور چونڈہ کے ہیرو کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مرحوم کو 1965ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر بھارت کی شکست کا معمار کہا جاتا ہے۔ نماز جنازہ میں چیئرمین جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی جنرل شمیم عالم خان، جنرل (ریٹائرڈ) ٹکا خان، ایئر چیف مارشل (ریٹائرڈ) ذوالفقار اور تینوں مسلح افواج کے حاضر اور ریٹائرڈ افسران نے شرکت کی۔ ان کی میت کو قومی پرچم میں لپیٹا گیا تھا۔ بعد میں ان کی میت کو ان کے آبائی گاؤں پنڈوری لے جایا گیا جہاں مرحوم کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ ہفتہ کی شام سپرد خاک کر دیا گیا۔

(جنگ راولپنڈی 19 جنوری 1992ء)

کشیدگی کو کشادگی میں بدلنا ہوگا

معروف دانشور اور دردمند صحافی ڈاکٹر محمد اجمل نیازی اپنے کالم بے نیازیاں میں تحریر کرتے ہیں۔

چھ ستمبر ایسی یاد ہے جو ہمیں اپنے دلوں میں آباد رکھنا ہوگی۔ جنگی ترانے جو تب پاکستان کی فضاؤں میں گونجتے تھے۔ یوم دفاع کو پھر گونجنے لگتے ہیں۔ صدر ایوب کے یہ الفاظ لوگوں کے دلوں میں نقش ہوگئے۔ دشمن کو معلوم نہیں کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے ساری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد اور مستحکم ہوگئی۔

آگے چل کر صاحب مضمون لکھتے ہیں:۔

چھ ستمبر کو ایسی ایسی کہانیاں ہمارے بہادر سپاہیوں اور وطن سے بے پناہ محبت کرنے والے لوگوں نے مرتب کی کہ آج بھی یہ یقین ہمارے دلوں میں تڑپتا ہے کہ یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ اس ملک کو ایک عظیم ملک بنانے کے لئے کشیدگی کو کشادگی میں بدلنا ہوگا۔

دل خون کے آنسو روتا ہے کہ اپنے گھروں کو جانے والے لوگوں کے شناختی کارڈ چیک کرکے انہیں چن چن کے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ یہ بم دھماکے دہشت گردی ٹارگٹ کلنگ کیا ہے۔ ہمیں تو اپنے دشمن کے خلاف لڑنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ یہ ایسی جنگ ہے جس کے لئے میدان جنگ کہیں نہیں ہے۔ عشق رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کریں۔ ایک دوسرے سے محبت کریں۔

(نوائے وقت مورخہ 7 ستمبر 2013ء)

جنگ ستمبر میں فوج اور قوم نے متحد ہوکر بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا (مجید نظامی) مندرجہ بالا اخباری سرخی کے تحت نوائے وقت کی رپورٹ میں درج ہے۔

ممتاز صحافی و چیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ ڈاکٹر مجید نظامی نے کہا کہ 6 ستمبر استحکام پاکستان کا دن ہے۔ اس روز پاک فوج اور پوری قوم نے متحد ہوکر بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا ...... دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک بنگالی سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے دو منٹ میں پانچ بھارتی طیارے تباہ کر دیئے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک ہزار میل کے فاصلے پر ہونے کے باوجود بنگالی بھائیوں نے ہمارے ساتھ بھارت کے خلاف جنگ لڑی اور فتح حاصل کی۔

(نوائے وقت 7 ستمبر 2013ء ص)

حدود سے تجاوز نہ کریں

معروف تجزیہ نگار معین باری جنگ 1965ء کے ذکر میں یہ خلاصہ بیان کرتے ہیں:

65ء کی جنگ میں پاک قوم متحد و منظّم تھی۔ 71ء جنگ میں پاکستانیوں پر آفاقی بلاؤں کا نزول ہوا اس لئے کہ قیادت بدکردار اور ملک کے اندر خانہ جنگی شروع ہو چکی تھی۔ اللہ کی نعمتیں وہیں نازل ہوتی ہیں جہاں اس کے بندے احکام الٰہی کو عاجزی کے ساتھ بجالاتے رہیں اور حدود سے تجاوز نہ کریں۔ (نوائے وقت 14 ستمبر 2013ء)

یوم دفاع یوم فلاح

مندرجہ بالا عنوان کے تحت معروف اہل علم و قلم ڈاکٹر محمد اجمل نیازی اپنے مضمون کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں:

6 ستمبر یوم دفاع پاکستان ہے اس کی اہمیت 14/اگست کے یوم آزادی اور 23 مارچ کے یوم پاکستان سے کم نہیں ہے۔ یہ بات نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے یوم دفاع پاکستان کے لئے خصوصی تقریب میں جنرل (ر) جاوید نے بھی کہی۔

(کالم نمبر 1)

آگے چل کر صاحب مضمون تحریر کرتے ہیں۔

65ء کی جنگ ستمبر ہمارے لئے ایک یادگار معرکہ آرائی ہے۔ تب ہمارے جذبوں جرأتوں کے ساتھ ساتھ جنگ کے لئے مہارتوں کا بھی اندازہ دشمنوں کو ہوا۔ ہم نے جنگ لڑی جس طرح جنگ لڑنے کا حق ہوتا ہے۔ دشمن تو لاہور پر قبضے کے خیال سے حملہ آور ہوا تھا مگر ہمارے جوانوں اور فوجی افسروں نے دشمن کے چھکے چھڑوا دیئے تھے۔

اور ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کے متذکرہ مضمون کے آخری کالم کے یہ الفاظ بے حد قابل قدر اور قابل تقلید ہیں۔

جنگ ستمبر کے دنوں کی یاد کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ اس کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے میری جنگ ستمبر کے سب فوجی جوانوں اور افسروں

باقی صفحہ 11 پر

تحریر: فاروق آدم خان

ترجمہ: عاصم جمالی

1965ء
چونڈہ کا علی اور دوران جنگ تین اہم فیصلے

(نوٹ: ستمبر 1965ء میں چونڈہ کے محاذ پر پاک بھارت جنگ میں موجود میجر فاروق آدم خان کے ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ میجر صاحب موصوف ان دنوں پشاور میں سپریم کورٹ کے وکیل ہیں۔ مترجم)

یہ جومرد پنڈوری گاؤں کے درختوں کی چھاؤں تلے محوخواب ہے قوم کا سپوت (ہیرو) تھا۔ جسے قوم کے نام نہاد ہیروؤں میں یاد نہ رکھا گیا۔

یہ ایک فوجی تقریب تھی جو ایک جنگجو فوجیوں کے گاؤں میں تھی۔ اس پر مستزاد یہ کہ فوج نے اپنا کردار ایک بڑی شان وشوکت سے ادا کر دکھایا تھا۔ وہ 19 پنجاب رجمنٹ کا ایک سجا سجایا دستہ تھا جو ہتھیاروں سے لیس تھا جوانہوں نے لہرائے اور فضا میں الوداعی توپیں اور بندوقیں داغ دیں اور بگل سے بھی الوداعی دھن Last Postالاپی گئی۔ جب اس کا اختتام ہوا تو آنکھوں سے آنسو چھلک گئے۔ وہ سورج کی روشنی میں جھلملا اُٹھے اور ڈھلک کر رہ گئے۔ ایک لمحے میں ہزاروں یادیں تازہ ہوگئیں۔

یہ آدمی جو ابھی پنڈوری کی دھرتی میں اتارا گیا تھا وہ قوم کا ایک ہیرو تھا مگر گمنام ہو چکا تھا لیکن ایک ایسی قوم سے تھا جو نام نہاد لوگوں کو سر پر بٹھائے ہوئے ہے۔ یہی بات چند لوگوں کی حیرت کا باعث ہوگی کہ لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک اس دھند لکے میں قدرے گمنامی میں چلا گیا ہے۔

وہ لمبے تڑنگے قد کاٹھ کے اور منکسر المزاج آدمی تھے۔ ان کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ تاریخ میں اتنے بلند وبالا مقام پر فائز ہو جائیں گے۔ آپ بڑے ہی دھیمے مزاج، باوقار نشست و برخواست اور شاندار رویے کے مالک تھے۔ ان کے بارے میں یہی سمجھا جاتا تھا کہ وہ جنرل اختر حسین ملک کے چھوٹے بھائی کی حیثیت سے یاد رکھے جائیں گے۔ موصوف ایک چمکتی ہوئی ولولہ انگیز اور نمایاں شخصیت کے مالک سپاہی تھے جن کی قسمت میں سربراہی لکھی ہوئی تھی۔

لیکن قسمت کے کچھ اور ہی کھیل ہوتے ہیں اور کوئی بھی دوسرا اس خیال کو نہیں پہنچ سکتا۔ وہ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بلا شرکت غیرے اس مقام پر پہنچ گیا تھا۔ جنرل اختر ملک نے ایک جنگی چال چلی جس کو ''آپریشن جبرالٹر'' کا نام دیا گیا۔ وہ تو ایک سٹیج سجایا گیا تھا جس پر جوانوں نے تاریخ کے صفحات پر انمٹ نقوش چھوڑے تھے۔ یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہم پر ایسے لوگ مسلط تھے جنہیں اس سے کہیں بہتر ہوتا کہ وہ ترکی کے محل سراؤں میں ہوتے۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔

جبکہ 1965ء میں پاکستانی فوج جسے عظمت و ہمت سے محبت تھی جو ایک شخص کی جرأت مندانہ سوچ سے ابھری تھی۔ اور تاریخ کے اُن لمحات میں بڑے اعتماد سے ڈٹ گئی۔ دریائے توی پر دھاوا، اکھنور کی فتح میں ایک حقیقی قرین قیاس عمل تھا۔ جو جموں کی آخری حد تک ملیامیٹ کرنے کا خواب تھا۔ جس سے حاصل ہونے والے نتائج کو صرف سوچا جا سکتا ہے۔ یہ تو صرف ایک تیز نشے کی شراب ایسا نشہ تھا۔ لیکن پھر کم ہمتی اور جرأت وحوصلے کی پستی جو ذاتی مفادات کی سیاسی مقاصد پر مبنی تھی اور یہی وہ بنیاد تھی جس نے غداری کی جگہ لے لی اور ہماری مسلح افواج سے اُن کی جان اور بہادری کے پھل کو چھین لیا۔ جنرل اختر ملک کو عین جنگ کے درمیان کمانڈ سے الگ کر دیا گیا۔ اور آپ کی جگہ جنرل یحییٰ کو لگا دیا گیا۔ آپ کوچ کر رہے تھے کہ بھارتیوں نے پہلے چونڈہ پر اور پھر لاہور پر حملہ کر دیا۔

چونڈہ میں چھوڑا ہوا ایک انفنٹری بریگیڈ تھا۔ جس کے سہارے کے لیے توپ خانہ کی رجمنٹ بھی تھی۔ جس کے انچارج بریگیڈیئر عبدالعلی ملک تھے۔ اب اس کی طاقت کا لوہا آزمانے کا وقت آ گیا تھا اور یہ کام اُس نے کسی آہنی جوش وجذبے سے کر دکھایا! جبکہ اس کے بڑے بھائی کو اس کی جائز ناموری سے محروم رکھنے کے لئے ہٹایا جا چکا تھا۔ لیکن اس ناموری کا حصہ اس کے چھوٹے بھائی کے کندھوں پر آن پڑا کہ وہ اس تباہ کن فیصلے کے اثرات کو بڑھنے سے روک دے۔ چھمب سیکٹر میں کمانڈ کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستان کی فتح کی امیدوں کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔ اب یہ موقع دشمن کے ہاتھ میں چلا گیا تھا۔ اور بھارت نے ہماری شہ رگ تک پہنچنے میں کوئی وقت ضائع نہ ہونے دیا اور یہ چونڈہ تھا جس پر 24 بریگیڈ کی رکاوٹ کو دور کر کے گوجرانوالہ کو جانے والی روڈ کے دونوں جانب ڈیرے جمانے تھے۔ اس طرح پاکستان کی صف لپیٹ دی جانی تھی۔

ایک فوری عمل درآمد کا حکم بریگیڈیئر ملک کو ملا۔ چونڈہ سے اس نے FF3 جو 2- پنجاب کی ایک کمپنی (یہ آر اینڈ ایس کی ایک پلاٹون اور کچھ توپ خانہ پر مشتمل تھی) چھوڑ دی اور باقی کی بریگیڈ کے ساتھ جسڑ (Jassar) کے مقام کو بھارتیوں کو روکنے کے لئے پیش قدمی کرنی شروع کر دی۔

وہاں پر تو کوئی بھارتی نہیں تھا جسے روکا جاتا۔ لیکن وہاں پر کچھ چاروا (Charwa Chawinda Track) چونڈہ کی طرف سے آنے والے راستے پر ایسے نشانات تھے جو کوئی چار ڈویژن فوج کے گزرنے کا پتہ دے رہے تھے۔ یہ بھارتیوں کی متکبرانہ بڑھتی ہوئی مشہور ''ہاتھی'' (Black Elephant) ڈویژن تھی۔ جو بھارتی فوج کی بکتر بند گاڑیوں اور توپوں سے لیس ڈویژن تھی اور اُن کی فخریہ نشانہ باز تھی۔ اس کے آگے آگے ایک خوفناک توپوں سے لڑنے والی فوج کا ایک بند تھا۔ دراصل بھارتیوں کی 3FF کا بے تحاشا بڑھتا ہوا سیلاب تھا۔ اتفاقاً 2- پنجاب اس بڑھتے ہوئے دشمن کے دونوں اطراف میں تھی۔ بڑی دانشمندی اور منظّم انداز سے شمالی سمت میں پیچھے ہٹ گئی۔ آر اینڈ ایس پلاٹون نے اپنے اشاروں پر چلتے ہوئے منصوبہ بنایا اور اس پر عمل پیرا ہوتی رہی۔

بریگیڈیئر ملک اس سے بے خبر تھے۔ یہاں تک کہ ایک بُری طرح ہانپتا کانپتا انجینئر حوالدار لڑکھڑاتے ہوئے 2- پنجاب کے ہیڈکوارٹرز پہنچا اور اس نے لیفٹیننٹ کرنل جمشید کمانڈنگ آفیسر کو بتایا کہ بھارتیوں نے حملہ کر دیا ہے۔ اور چونڈہ کو جانے والی تمام چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ اس بارے میں کچھ بھی نہ بتا سکا بھارتی فوج کی کتنی طاقت ہے سوائے اس کے کہ ان کے پاس ٹینک بھی ہیں۔

یہ اطلاع بریگیڈیئر ملک کو پہنچائی گئی اور موصوف نے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کو اطلاع کئے بغیر جنگ کے تین اہم قطعی فیصلے کر ڈالے۔ اس نے اپنے سٹاف آفیسر کو حکم دیا کہ وہ ہائر ہیڈکوارٹرز سے رابطہ منقطع کر دے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس الجھی ہوئی صورت حال میں مزید الجھاوے ڈال دیں اور بریگیڈ کو حکم دیا کہ وہ سیدھا چونڈہ کا رخ کر لے۔ اس بھگوڑے این سی او کے الفاظ سے ذرا بھی انحراف کئے بغیر انہوں نے ایک فیصلہ کرنا تھا۔ موصوف کو دشمن سے اپنے سرحدی سیکٹر پر اعلان جنگ کی اطلاع تھی۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ بھارت کی بڑی کوشش سیالکوٹ کے محاذ پر حملہ ہوگا۔ وہ تو جسڑ کے محاذ پر تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن آپ نے فیصلہ کیا کہ چونڈہ پر پہنچنا ہوگا اور اپنی ذمہ داری پر اس کا حکم دے دیا۔

آپ اولین چونڈہ پہنچنے والوں میں شامل تھے جبکہ ابھی سویرا ہو رہا تھا۔ آپ نے پیچھے ہٹتے ہوئے فوجی دستوں کی اڑائی ہوئی دھول کے بادل دیکھے۔ جو ہر قدم پر بددلی کو بڑھاوا دے رہے تھے۔ ایک بھگدڑ مچی تھی۔ جو ماحول کو تیزی سے ناامید کئے جا رہی تھی۔

ایک ٹیلے سے بریگیڈیئر اور کرنل جمشید اپنی کمانڈ کو بکھرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اُن کی خاموشی اور ضبط وتوازن محض دیکھنے میں ایسے لگ رہے تھے۔

میں چاروا (Charwah) میں بطور اپنی کمپنی کے حصہ کے طور پر موجود تھا اور میرے ذمہ کمانڈنگ افسر کو مطلع کرنا تھا۔ صبح کے وقت ٹینکوں کا ایک سکواڈرن ہم سے آگے نکل گیا تھا۔

25 کیولری کے کمانڈنگ آفیسر لیفٹیننٹ کرنل ناصر نے جو ابھی ہمارے ساتھ شامل ہوئے تھے پوچھا کہ ''کس قسم کے ٹینک تھے''؟ اور ''کتنی دور گئے ہوں گے''۔

''کوئی ایک میل یا اس سے زیادہ''

بریگیڈیئر صاحب تب حکمیہ اور فیصلہ کن انداز میں بولے:

''ان آدمیوں کو روک دو اور انہیں دفاعی پوزیشن میں لگا دو'' ساتھ ہی اشارہ کیا کہ انہیں چونڈہ کی مغربی سمت روانہ کرو۔

پھر ناصر سے کہا کہ ''تمہارے پاس کتنے ٹینک ہیں؟''

''جناب یہاں پر تو ایک سکواڈرن ہے اور دوسرا قریب ہی اُتر رہا ہے''۔

تب بریگیڈیئر عبدالعلی نے اپنا دوسرا غیر معمولی فیصلہ کیا جو کسی بھی جنگ میں ایک نہایت جرأت مندانہ فیصلہ تھا۔ آپ بہت ہوش مند محتاط اور روایتی بھی ہو سکتے تھے اور اس پر کوئی الزام بھی نہیں دھر سکتا تھا کہ اگر آپ اپنے تمام ٹروپس/فوجی جتھوں کو چونڈہ کے اردگرد دفاعی حالت میں لگا دیتے۔ واقعتاً کسی کو بھی اس پر شکوہ نہ ہوتا کہ آپ نے ایک محدود پسپائی کی ہے۔ لیکن آپ نے ایسا نہ کیا۔ آپ نے نثار/ناصر کو حکم دیا کہ اپنے دونوں سکواڈرن کو اگلے محاذ پر ڈال دے اور جارحانہ حملہ کر دے آپ کو اطلاع دے دی گئی تھی کہ 2- پنجاب جونہی پہنچتی ہے ان کے ساتھ شامل ہو جائے گی یہ بات ہمیشہ لیفٹیننٹ ناصر کی شان دوبالا کرتی رہے گی کہ اس نے کہا تھا۔

''جی جناب حاضر ہوں''

اور جلدی سے آگے بڑھے بلا کسی جھجک اور دیر کئے مزید برآں یہ کہ کوئی حیل وحجت بھی پیش نہیں کی وہ تو صرف ''جی جناب حاضر ہوں'' کا مجسم نمونہ تھے۔

اور ٹینکوں کی جنگ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ دو سکواڈرن نے توپوں کی ایک پوری ڈویژن پر دھاوا بول دیا تھا۔ یہی موقع ''علی'' کے مطابق فیصلے کا تھا۔ جو کسی نصابی کتاب میں نہیں لکھا ہے اور اسی نے پاکستان کو مکمل شکست سے دوچار ہونے سے بچا لیا تھا اور جونہی وہ آگے بڑھے 25- کیولری کے افسروں اور جوانوں نے شجاعت کی حقیقی روح کا نمونہ پیش کر دیا جو 1965ء کی جنگ میں فوج اور قوم میں نفوذ کر دیا گیا تھا۔ اب وہ بے دھڑک اور پراعتماد ہو چکے تھے جو کسی بھی مثالی خوبیوں کی تصویر فاتحین جو اگلی نسلوں میں منتقل کی جا سکتی ہو۔ یہ 2- پنجاب کمپنی کے میجر محمد حسین کی زیر سرکردگی تھی۔ میں ان کے ساتھ وابستہ تھا موصوف کو اونچا سنائی دیتا تھا اور یہ عیب چھوٹا نہ تھا۔ اس کا انہیں بہت فائدہ ہوا کہ بھارتی گولہ وبارود جو تباہی مچا رہا تھا اس کی قیامت خیز آوازیں پوری طرح انہیں سنائی ہی نہ دیں۔ جب کبھی کسی کے پاس کوئی شیل گرتا تو وہ موصوف کو اس سے پڑنے والا گڑھا دکھاتا تھا تاکہ انہیں بتایا جا سکے کہ صحیح طور ہو کیا رہا ہے۔ اس کمی کا کوئی بھی ظاہر وباہر وجہ سے سہارا انہیں لے رہا تھا۔ جبکہ وہ مردانہ وار دشمن کی طرف آگے بڑھ رہے تھے یہ ایک ناقابل یقین پیش قدمی تھی۔ میجر ملک کی یہ برداشت سے باہر تھا کہ وہ ٹینکوں سے پیچھے رہ جائیں۔ اس طرح ہم دوہری حالت میں تھے۔ ٹینکوں کی گولہ باری ہمارے لیے مہمیز ثابت ہو رہی تھی۔ جلد ہی ہم نے بھارتیوں کے اولین کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ان کے پاس سنچورین

ٹینک تھے۔جنہیں ہمارے شاندار بکتر بند دستے نے اڑا کر رکھ دیا تھا۔

ایک مورچے سے دوسرے مورچے تک ہم تمام دن چھوٹے چھوٹے حملے کرتے رہے۔بھارتی بعد دوپہر سے پیچھے ہٹنے لگے۔ہم نے پھلورہ پھر گڈگور اور چوبارہ پر دوبارہ قبضہ کرلیا اور میجر ملک نے مزاحیہ انداز میں کہا اس روز بریگیڈیئر صاحب اس طرح ہمیں دہلی لے جائیں گے۔پھر شام ہوگئی اور ٹینکوں کو مورچہ بندی کرکے رات گزارنے کیلئے کھڑا کردیا گیا۔ہم بہت پھیلے ہوئے تھے اس لئے ہمیں چوبارہ چھوڑنا پڑا اور گڈگور میں صف آرائی کرنا پڑی۔جب رات ڈھلی ہم بہت تھک چکے تھے اور بے حد خوش تھے۔دو ٹینکوں کی سکواڈرن اور ایک انفنٹری کمپنی کُند ہو چکی تھیں جنہیں پیچھے دھکیل دیا گیا تھا۔اور ایک آرمرڈ ڈویژن اور تین انفنٹری کی حیثیت ہی کیا تھی یہ تو صرف بھارتی فوج کا دباؤ تھا جس کے مقابلے پر اس نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔لیکن اس بارے میں کون پیش خبری کرسکتا تھا کہ ایک انفنٹری بریگیڈ اس انداز میں مقابلہ کرے گا جن حالات میں بریگیڈیئر علی نے مظاہرہ کیا تھا؟

اگلی صبح ہمیں بھارتیوں کی چھوڑی ہوئی جیپ میں ایک نقشہ ملا۔جس نے ان کی لڑائی کا تمام نقشہ دکھا دیا۔تب ہمیں احساس ہوا کہ ہمیں کس کا سامنا ہے۔یہ فرسٹ بھارتی آرمرڈ ڈویژن تھی اور چھٹی انفنٹری ڈویژن اور چودھویں انفنٹری ڈویژن تھیں۔ہم اپنی کل کی فتوحات پر حیران تھے اِسی طرح ہمیں احساس ہوا کہ ہم ان کے مقابلے پر کس قدر کمتر اور قابل رحم حالت میں ہیں۔

نویں صبح بریگیڈیئر علی ہم تک (جیپ) چلاتے پہنچ گئے۔آپ نے نقشہ دیکھا۔آپ کو اچانک سوجھنے والے خیال کی اب تصدیق ہو چکی تھی لیکن جی ایچ کیو میں ابھی بھی شک پایا جاتا تھا کہ ہمیں کس بلا کا سامنا ہے یا کہیں یہ محض ایک دشمن کی مصنوعی چال یا مکر تو نہیں۔ہمیں کمک ملنے کی ضرورت تھی اور وہ بھی فوری طور پر۔

بریگیڈیئر لیفٹیننٹ کرنل جمشید اور ناصر اس صورتحال پر غور وفکر کر رہے تھے۔میں بھی وہاں موجود تھا۔ہمارے درمیان جنگی جہاز سے گرنے والے بمبوں نے مداخلت کی جو ہم سے قریب ہی گرے تھے۔ ظاہری طور پر کوئی بھارتیوں کی مطالعاتی چوکی تھی جس کی زَد میں ہم تھے۔پھر بمبوں کی بوچھاڑ ہوگئی۔ہم نے زمینی مورچوں میں پناہ لے لی۔ اس وقفے میں جب ہم زیر زمین گئے اور واپس آئے بریگیڈئر صاحب نے اپنا ذہن بنا لیا تھا۔ہمارا دفاع بھارت کا حملہ نہیں سہار سکے گا جبکہ کمک پہنچنے کی توقع نہیں تھی۔ پیچھے ہٹنے کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔اب تو صرف ایک ہی راہ تھی کہ حملہ کردیا جائے۔ کیا یہ ناقابل یقین تھا؟ ہاں یہ درست تھا۔ہمیں دوبارہ حکم دیا گیا کہ حملہ کردو۔

میں ایک مکان کی چھت پر ایک لمحے کیلئے گیا کہ دیکھوں کہ آگے کیا ہو رہا ہے۔تمام میدان بھارتی ٹینکوں،ٹرکوں،جیپوں وغیرہ سے اَٹا پڑا تھا۔

ہم نے ہدایات طلب کیں۔وہ مختصر اور جچی تُلی جیسے کہ بریگیڈیئر ہمیشہ کہتے ہیں ''وہیں ٹھہرو'' تھیں۔

ہم ایک بہت بڑی جنگ سے سرخروئی اور اعزاز سے نبرد آزما تھے۔یہ تھی تو صرف چار دن کی جنگ لیکن اس کے نتائج اگر انہیں داستانوی کا نام نہ دیا جائے تو انہیں ناقابل یقین اور معجزاتی کہا جاسکتا ہے۔بریگیڈیئر علی کے علاوہ اس کا اعزاز اور سہرا کسی اور کے سر پر نہیں ہوسکتا وہی اس کے مستحق تسلیم کیے جاسکتے ہیں۔خواہ یہ محض جوش وجذبہ وجنون تھا یا بڑا ہی نپا تُلا منصوبہ تھا یا تھوڑی تھوڑی دونوں باتیں تھیں لیکن اس نے یہ معجزہ کر دکھایا جیسے کسی نے ہتھوڑے سے کوٹ پیٹ کر یہ شکل بنا دی ہو۔آپ کے ماتحت افسران ،فوج میں کسی سے بہتر نہ تھے یہ سچ ہے کہ آپ کی کمانڈ میں چار لیفٹیننٹ کرنل تھے لیکن دوسری کمانڈز میں بھی تو ایسے افسران تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ میں بریگیڈیئر عبدالعلی ملک ہی وہ واحد آدمی تھے جو ایک پوری آرمرڈ ڈویژن پر بھاری تھے۔وہی افضل ویکتا تھے۔جیسے کہ تاش میں ٹرمپ کا پتا (کارڈ) ہوتا ہے۔ ہاں وہی ایک تھے۔

لیکن ابھی تو میدان نہیں مارا گیا تھا۔گیارہویں کو بھارتیوں نے اسی حصار کو توڑ دیا جسے ہم نے واپس حاصل کرلیا تھا اور ہمارے تبادلے کو پسپا کردیا۔فوری عمل درآمد کے پیغامات بریگیڈیئر علی کے پاس آئے کہ پیچھے ہٹو اور دشمن کو روکو اور علی دوبارہ گیا۔

ہم سرشام چونڈہ پہنچ گئے تھے ہر طرف شکست کے آثار تھے۔تتر بتر فوج پیچھے ہٹ رہی تھی۔کچھ کے پاس تو ہتھیار بھی نہیں تھے اور کچھ کے سروں پر خودیں (ہیلمٹ) بھی نہیں تھیں اور نہ ہی وہ جال کی بُنت سے ڈھکے ہوئے تھے۔ یہ عدم تنظیم کا شکار ہو رہے تھے جن میں کوئی ربط وضبط نہ تھا اور یہ ایسے ٹروپس تھے جو بددلی اور شکست کا شکار ہو چکے تھے اور یہ سب کچھ چوبیس گھنٹے سے بھی کم وقت میں ہوگیا تھا!یہ ایک جنگی منظرنامے کا ایک حیران کن منظر تھا جو تھوڑی دیر قبل ہوگزرا تھا۔

ہم نے چونڈہ کے اردگرد مورچے کھود لیے تھے۔ بریگیڈیئر عبدالعلی نے اسی گاڑی میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا۔آپ پُرعزم تھے کہ خواہ کچھ بھی ہوجائے آپ دفاع سے نہیں ٹلیں گے۔یہ آپ کا اس خطرناک نازک جنگ میں تیسرا فیصلہ تھا۔جیسے کہ پہلے دو فیصلے پاکستان کی بقا کیلئے بہت اہم تھے۔ شاید آپ نے اس کا اندازہ لگا لیا تھا کہ اب تک بھارتیوں نے یہ جان لیا تھا کہ ان کے مقابلے پر کیا ہی معمولی چیز کھڑی ہے۔اب تو کسی کو زیادہ دکھانے کی گنجائش نہ تھی۔اب تو ایک سخت بے رحمانہ جنگ ہونی تھی جس سے اختتام ہونا تھا۔

انہوں نے ہر قسم کا گولہ بارود ہم پر آزمالیا۔کئی بار تو بس غالب آہی چکے تھے کہ بہت دفعہ ایسا بھی محسوس ہوا کہ ہماری دفاعی لائن بس اب ٹوٹی کہ ٹوٹی۔لیکن ہم نے قدم جمائے رکھے کیونکہ ایک فرد نے عزم بالجزم کرلیا تھا کہ وہ یہاں سے نہیں ہٹے گا۔اس آدمی کی ذات وشکل وصورت کے بارے میں عجیب وغریب تبدیلیاں ہوتی رہیں۔اس میں کشیدہ خاطری نے اسے ضبطِ نفس پر مائل کرلیا۔

وہ اب بھی ایسا ہی خاموش اور منضبط تھا جیسا کہ وہ ہمیشہ رہتا تھا۔بھارت کی چار ڈویژن فوج بھی اس کے مقابل پر اتنی نہیں تھی کہ اس کے توازن میں خلل اندازی کر پاتی۔اس کے رویے میں صرف یہ تبدیلی ہوئی کہ اب وہ مسکراتا کم کم تھا۔اور اس کے جبڑے ایسے لگتا تھا کی جیسے جُڑ سے گئے ہوں۔اُسے پتہ تھا کہ اگر چونڈہ ہاتھ سے نکل گیا تو سب کچھ اس کے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔اس لیے اس نے قدم جمائے رکھے۔وہ تو اسے جھاڑنا چاہتے تھے لیکن وہ اسے گزند نہیں پہنچا سکتے تھے۔

''وہ پیچھے ہٹنے'' سے ایسا بدکتا تھا کہ ایک دفعہ اس کا ہیڈکوارٹر دشمن کی آرٹلری کا ایک معروف نشانہ بن گیا اور اُسے مجبور کردیا گیا کہ وہ ایک دوسرے مقام پر چلا جائے۔تو بجائے پیچھے ہٹنے کے اس نے وہاں پڑاؤ ڈالا جو اگلی صفوں سے بمشکل سو گز کے فاصلے پر میری بٹالین کی خندقوں سے آگے تھا۔اس کی ہمارے درمیان موجودگی ہمارے ٹروپس کو جوش دلاتی تھی اور ایک غیبی امداد سمجھی جارہی تھی۔وہیں اس نے منصوبہ بنایا کہ ہم اپنے آخری آدمی تک لڑیں گے۔''اُف میرے خدایا''میں نے اپنے دل میں سوچا ''یہ عمر رسیدہ آدمی تو جیسے فیصلہ کیے بیٹھا ہے کہ وہ بھارتی چیف کی مانند اپنے آپ کو کِلّے سے باندھ دے''۔یہ خیال میں تسلیم کرتا ہوں مجھے زیادہ پسند نہیں تھا۔لیکن جب کوئی کمانڈر اپنی مثال کو پیش کر کے کہتا ہے تو یہ شے ممکن اور قابل قبول ہوجاتی ہے۔

آخر کار وہ کچھ نہ ہوسکا۔علی کے ''جمے رہو تو جیت جاؤ''فیصلے نے دشمن کے عزائم کو توڑ کر رکھ دیا۔ہم چونڈہ سے چپکے رہے یہاں تک کہ دشمن کی توپیں خاموش ہوگئیں ،اور تقریباً فوری طور پر لوگوں نے یہ اعزاز اس اصل جسامت سے بہت بڑے مجسمہ سے چھیننا چاہا جو اپنی منکسر المزاجی کی وجہ سے اپنے بارے میں بات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس نے اس بات کو ترجیح دی کی کہ وہ وہاں سے ہٹ جائے۔

لیکن ابھی آخری لمحہ کی فتح اس کے انتظار میں تھی۔

یہ وقت تب آیا جب فیلڈ مارشل پسرور کی ایئرفیلڈ پر اترے جہاں تمام قسم کی فوجوں کو جنگ کے بعد بلایا گیا تھا تاکہ فیلڈ مارشل ان سے خطاب کرسکیں۔انہیں بتایا گیا تھا کہ وہاں پر بے دلی پھیلی ہوئی ہے کہ جس طریقے سے اوپر کے افسروں نے جنگ لڑی تھی۔

تمام جنرل انچارج کا مذاق اڑایا جارہا تھا۔نہ صرف جونیئر افسروں کی طرف سے بلکہ ہرکس و ناکس کی طرف سے بھی۔ ہم نے اپنے آپ کو بھارتیوں کے بالمقابل ڈال دیا تھا۔بجائے جنرلوں کے آگے کرنے کے یہ باتیں برسرعام کی جارہی تھیں۔ایوب خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس نے اس قسم کی باتوں کو سُنا ہے لیکن اُسے سمجھ نہیں آئی ہے کہ ایسے جذبات کا کیوں اظہار کیا جارہا ہے۔

پھر اس نے چونڈہ کی جنگ کا حوالہ دیا۔

''دیکھیں یہاں پر چونڈہ میں کیا قیامت گزری'' آپ نے کہا:

''بھارتیوں نے دھاوا بولا لیکن علی وہاں تھا''

علی وہاں تھا۔یہی وجہ تھی کہ جرنیلوں کو بری الذمہ کردیا گیا۔ہاں وہ ٹھیک تھا اور اس قوم کو شکرگزار ہونا چاہئے کہ اب جبکہ وہ ہم میں موجود نہیں ہے۔

6 ستمبر 65ء کی یاد میں

جو تھے تیرگی کے نشان سب وہ لہو سے آج مٹا دیئے
جنہیں آندھیاں نہ بجھا سکیں وہ چراغ ہم نے جلا دیئے

کبھی میلی آنکھ سے جو تکے، میرے غازیوں سے نہ بچ سکے
یہ وطن شہیدوں کی سر زمیں، کئی لعل جس پہ لٹا دیئے

تو نے جب لیا کبھی امتحاں، میری پاک دھرتی کے سب جواں
بڑھے اس طرح کہ غنیم سب، بڑی گہری نیند سلا دیئے

تو چلا کے تیر بھی دیکھ لے، یہ جگر ہیں سارے ہی سامنے
انہیں زخم کیسے کہے گا، تو جو وفا نے پھول کھلا دیئے

میری سر زمیں کا یہ بانکپن کبھی ماند ہو نہ خدا کرے
یہ چمن بھی یوں ہی کھلا رہے، سبھی غم ہیں میں نے بھلا دیئے

انور ندیم علوی

احمدی جرنیلوں کی بے مثال جرأت کی داستان

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

6 ستمبر 1965ء کو جب ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا تو پاکستان کے بہادر سپوتوں نے جس جرات و بہادری کی لازوال داستانیں رقم کیں تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سرزمین پاکستان کے فرزندان وطن کے دفاع کے لیے جوش اور جذبہ سے آگے بڑھ کر دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوئے۔ دنیا کے عسکری ماہرین اس محیر العقول کارنامے پر ششدر رہ گئے۔ ذیل میں چند غازیوں اور شہداء کے واقعات پیش ہیں۔

جنرل اختر حسین ملک

ہلال جرأت

جنرل اختر حسین ملک نے آپریشن جبرالٹر اور گرینڈ سلام کی جس طرح منصوبہ بندی کی پھر اس منصوبہ پر جس جرات اور بہادری سے عمل درآمد کیا وہ افواج پاکستان کے لیے قابل تقلید اور ناقابل فراموش داستان ہے۔ جس پر بہت سے عسکری ماہرین اور تجزیہ نگار گزشتہ 45 سال سے خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) عبدالرزاق بگٹی نے اپنے ایک مضمون ''عالمی امن کے لئے کشمیر اور پانیوں کے مسئلہ کا حل ضروری ہے'' میں 1965ء کی جنگ اور جنرل اختر ملک کی بے مثال کامیابی اور ایک گہری سازش کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ایوب خان نے آزاد کشمیر کی سیز فائر لائن پر متعین فوجوں کے کمانڈر GOC 12 Division میجر جنرل اختر حسین ملک کو پلان تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ جنہوں نے وقت ضائع کئے بغیر کشمیر میں گوریلا جنگ تیز کرنے کے لئے پلان Operation Gibralter اور کشمیر کو آزاد کرنے کے لئے جنگی پلان Operation Grand Slam تیار کر کے صدر صاحب کے حضور پیش کئے۔ ان دونوں منصوبوں کو منظوری ملنے کے بعد Operation Gilbralter کو اگست کے پہلے ہفتے میں شروع کیا گیا۔ C-IN-C پاکستان آرمی جنرل محمد موسیٰ کے مطابق 7 اگست 1965ء کو آزاد کشمیر کے شہری اپنے مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کی مدد کی خاطر ہزاروں کی تعداد میں مسلح ہو کر سیز فائر لائن پار داخل ہوئے اس کے بعد جوق در جوق کشمیر مجاہدین مقبوضہ کشمیر میں جاتے رہے۔

29 اگست 1965ء کو آپریشن شروع کرنے کا حکم جاری ہوا اور C-IN-C جنرل موسیٰ خان کو موصول ہوا۔ آخر کار پہلی ستمبر 1965ء کو صبح صادق کے وقت جنرل اختر حسین ملک نے چھمب پر حملہ کر دیا تا کہ انڈیا کی طرف سے درہ حاجی پیر پر حملہ کا جواب دیا جا سکے۔ چھمب پر قبضہ کر کے جوڑیاں پر بھی قبضہ کر لیا اور 2 ستمبر 1965ء کو اکھنور کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ تب جنرل محمد موسیٰ خان C-IN-C ہیلی کاپٹر پر میجر جنرل محمد یحییٰ خان کو ساتھ لائے اور میجر جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے ہٹا کر جنرل یحییٰ خان کو آپریشن کا کمانڈ مقرر کیا۔ جنرل یحییٰ خان نے فوراً اکھنور پر حملہ کو روک دیا۔ ایسے کیوں ہوا؟ یہ ایک راز ہے جس پر آج تک پردہ پڑا ہوا ہے۔

آپریشن گرینڈ سلام کا جنگی مقصد جموں پر قبضہ کا تھا جہاں سے حالات کے مطابق سمبہ پر یا پھر اصل کشمیر پر قبضہ کرنے کا تھا۔ بہر حال قبضہ جموں پر ہو یا اکھنور پر اگر ہم اپنا مقصد حاصل کر لیتے تو پھر میں دیکھتا کہ کس طرح انڈین (اپنی پشت میں موجود) اکھنور یا جموں سے پاک فوج کو نکالے بغیر سیالکوٹ پر حملہ کرتے ہیں۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ انڈیا 1965ء کے زخم کو کبھی نہیں بھولے گا اور موقع ملتے ہی بدلہ ضرور لے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مشرقی پاکستان پر حملہ کرے گا۔

اگر Operation Grand Slam کے مطابق Objective حاصل کیا جاتا اور جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے نہ ہٹایا جاتا تو انڈیا کا کشمیر میں واحد زمینی راستہ پٹھانکوٹ، جموں اور اکھنور سے ہو کر کشمیر کو جاتا ہے وہ انڈیا کے ہاتھ سے نکل جاتا اور انڈیا کا کشمیر پر قبضہ قائم نہ رہ سکتا۔

6 ستمبر 1965ء میں انڈیا اور پاکستان کے درمیان شدید جنگ شروع ہو گئی۔ 19 ستمبر 1965ء میں صدر محمد ایوب خان اور وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو خفیہ طریقہ سے چین میں جناب ماؤزے تنگ سے ملے جنہوں نے صلاح دی کہ موجودہ حالات میں پاکستان کو جنگ بندی قبول کرنی چاہئے۔ اس کے بعد طویل عرصہ تک کشمیر میں گوریلا جنگ کو جاری رکھنا چاہئے۔ تب ہی کشمیر آزاد ہو سکے گا۔ 23 ستمبر 1965ء میں اقوام متحدہ کی طرف سے سیز فائر (جنگ بندی) کو قبول کرتے ہوئے جنگ بندی ہو گئی۔ 1969ء میں ترکی میں ایک پراسرار کار حادثہ میں جنرل اختر حسین ملک وفات پا گئے۔

(روزنامہ نوائے وقت 5 جولائی 2010ء)

جرأت و بہادری کا
شاندار نمونہ

ترکی کے چیف آف جنرل سٹاف جنرل محمود کی نمائندگی کرتے ہوئے جنرل امین آکپایانے کہا:

مرحوم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے وہ نہ صرف پاکستان میں مقبول تھے بلکہ وہ ترکی سمیت برادر ملکوں میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے۔ اس عظیم سپاہی فرزند پاکستان اور ترکی کے سچے دوست کی موت کا سانحہ اتنا زبردست ہے کہ ان کا تذکرہ کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ مرحوم 1941ء سے اب تک تین جنگوں میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور ہر جنگ میں انہوں نے نمایاں مقام حاصل کیا تھا۔ حتیٰ کہ جنگ ستمبر میں انہیں جرأت و بہادری کا شاندار مظاہرہ کرنے پر ہلال جرأت کا تمغہ عطا کیا گیا۔ (پاکستان ایئر پورٹ پہنچنے پر خطاب)

میجر راجہ نادر پرویز کا بیان

سابق وزیر دفاع اور سابق ممبر قومی اسمبلی جو خود 1965ء میں رن آف کچھ کی جنگ میں شریک ہوئے اور جنہوں نے ستمبر 1965ء کی جنگ میں بھی حصہ لیا۔ اپنے تفصیلی انٹرویو میں جنرل اختر حسین ملک کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنٹ اور جینئس تھے۔ وہ ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے جنرل اختر ملک نے وہاں اپنا سکہ منوایا۔ وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جرنیل ہے۔ 1965ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی۔ اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے تو اکھنور قبضے میں آ جاتا اگر اکھنور قبضے میں آ جاتا تو سیالکوٹ محفوظ ہو جاتا۔ کیونکہ اکھنور انڈین لائن آف کمیونی کیشن تھی۔

(البیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار صفحہ 20 منیر احمد منیب)

اس جیسا جنرل پاکستانی فوج
نے ابھی تک پیدا نہیں کیا

کرنل (ریٹائرڈ) رفیع الدین صاحب کا چشمدید بیان ہے کہ

''ایک دن پاک بھارت جنگ 1965ء کا ذکر چھڑا۔ میں نے بھٹو صاحب سے پوچھا کہ جناب آپ اس زمانے میں وزیر خارجہ تھے۔ ہمارے فارن آفس نے اس جنگ سے پہلے یہ کیوں نہ سوچا کہ ہندوستان ہماری سرحدوں پر حملہ کر دے گا۔ کہنے لگے کہ دفتر خارجہ نے تو اس کا اندازہ لگا لیا تھا لیکن فیلڈ مارشل ایوب خان نے ایک جائنٹ میٹنگ میں اس امکان کو رد کر دیا تھا۔ اسی دوران وہ کہنے لگے کہ جنرل ہیڈ کوارٹر نے بھی تو اسی غلطی کا اعادہ کیا تھا۔ پھر کہنے لگا کہ جنرل اختر ملک کو کشمیر کے چھمب جوڑیاں محاذ پر نہ روک دیا جاتا تو وہ کشمیر میں ہندوستانی افواج کو تہس نہس کر دیتے مگر ایوب خان تو اپنے چہیتے جنرل یحییٰ خان کو ہیرو بنانا چاہتے تھے۔ 1965ء کی جنگ کے اس تذکرے کے دوران بھٹو صاحب نے جنرل اختر ملک کی بے حد تعریف کی کہنے لگے اختر ملک ایک باکمال جنرل تھا وہ ایک اعلیٰ درجے کا سالار تھا۔ وہ بڑا بہادر اور دل گردے کا مالک تھا۔ اور فن سپاہ گری کو خوب سمجھتا تھا۔ اس جیسا جنرل پاکستانی فوج نے ابھی تک پیدا نہیں کیا۔

(بھٹو کے آخری 323 دن صفحہ 66 مؤلف کرنل (ریٹائرڈ) رفیع الدین ناشر جنگ پبلشرز لاہور)

معرکۂ چونڈہ کے ہیرو
بریگیڈیئر عبدالعلی ملک
(ہلال جرأت)

جناب کلیم نشتر صاحب نے بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کی بے مثال جرأت اور بہادری کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے:

''چونڈہ کے محاذ پر ٹینکوں کی جو عظیم جنگ لڑی گئی اس جنگ میں بریگیڈیئر عبدالعلی نے پاکستانی افواج کی کمان کی اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ تاریخ حرب کے ماہرین حیران و ششدر رہ گئے۔ بریگیڈیئر عبدالعلی نے دشمن کے ٹینکوں کے پرخچے اڑا دیئے۔ ان سیاہ ہاتھیوں کے پرخچے چونڈہ کے میدان میں ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ دشمن یہ ٹینک ڈویژن جھانسی سے سیالکوٹ پر قبضہ جمانے کے لئے لایا تھا لیکن پاکستانی جیالوں نے ان ٹینکوں کے پرخچے اڑا دیئے 8,7 ستمبر کی رات کو دشمن نے چاروہ معراجکے اور کنال پر حملہ کیا۔ دشمن نے اس حملہ میں 150 توپ خانہ کی چار رجمنٹیں اور 25 ہزار پیدل سپاہ استعمال کی۔ یہ جنرل چوہدری کی رجمنٹ تھی اسے چونڈہ میں قربانی کا بکرا بننے کے صلہ میں ''فخر ہند'' کا خطاب دیا گیا۔ دشمن نے بار بار چونڈہ کی طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن اسے منہ کی کھانی پڑی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔ پاکستانی جانبازوں نے دنیا کی دور حاضرہ میں ٹینکوں کی اس سب سے بڑی جنگ میں راکٹ برسا کر دشمن کے ٹینکوں کے پرخچے اڑا دیئے اور دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچا دی۔ شکست خوردہ دشمن نے 18 اور 19 ستمبر کی درمیانی رات کو ایک بار پھر قسمت آزمائی کرنے کی کوشش کی لیکن بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کی شاندار قیادت میں پاکستانی افواج نے دشمن کو ناقابل فراموش نقصان پہنچایا۔

دشمن نے اس محاذ پر اس قدر نقصان اٹھایا کہ وہ آٹھ دن تک نعشیں اٹھاتا رہا لیکن اس کے باوجود میدان صاف نہ ہوا۔ سگنلز کور کے چار جوانوں نے شدید گولہ باری میں اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

جانبازی و سرفروشی کے یہ عدیم النظیر کارنامے اس شاندار قیادت کے مرہون منت ہیں جو بریگیڈیئر عبدالعلی کی فرض شناسی اور بلند ہمتی نے اس محاذ پر سرانجام دی۔ بریگیڈیئر عبدالعلی نے اپنے جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ عصر حاضر کی اس عظیم ترین جنگ میں موجودہ دور کے سب سے ذلیل حملہ آور پر اتنی تباہ کن ضربیں لگائیں جسے وہ اور اس کی آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971

گوندل کے ساتھ پچاس سال

★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے تیار مال دستیاب ہے

محمود سویٹ اینڈ بیکرز

اقصیٰ چوک ربوہ
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-6704524

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس

واشنگ مشین، روم کولر، پنکھے، چارجنگ فین اور سولر پلیٹ نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے — لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے

لائل پور ہوزری سٹور

کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی: 0412619421

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں

انصاف کلاتھ ہاؤس

سیل - سیل - سیل

ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

خان سینٹری ورکس

سامان سینٹری
● ڈیوراوٹر ٹینک ● جی آئی پائپ ● چائنہ فٹنگ
● ساواگیزر ڈیلر ● پی وی سی پائپ
ہماری خدمات حاصل کریں

بہترین ساوا گیزر دستیاب ہیں

P.P.R پائپ اینڈ فٹنگ

لال پمپ کے با اعتماد ڈیلر

0302-7683580

دارالرحمت شرقی ربوہ
پروپرائٹر: فیاض احمد خان
047-6212831

الرحمن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔
0332-7075184
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524
0336-7060580

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

انٹرنیشنل موٹرز لاہور

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

تاج نیلام گھر

کوئی بھی فالتو یا کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
ڈگری کالج روڈ ربوہ فون: 047-6212633
0321-4710021

اعلیٰ کوالٹی — خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ — مناسب دام

اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور

مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 03356749171,03356749172

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حبیب احمد کامران
0092 47 6212515 ربوہ
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

لاثانی گارمنٹس

لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ

فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور

سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے

کالج روڈ ربوہ: 0332-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

Education Concern

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.

Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر

احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

خدمت اور شفاء کے 100 سال
1911ء سے 2011ء

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریجویشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس: مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس: مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com

انہوں نے اپنی جرأت ایمانی کے سہارے مردانگی اور فرض شناسی کے جو دیپ روشن کئے وہ پاکستانی تاریخ میں عزم و ہمت کا ایک روشن مینار بنے رہیں گے جن سے مستقبل کے پاکستانی نشان راہ پائیں گے۔

(وطن کے پاسبان صفحہ 113 تا116 مرتبہ کلیم نشتر ناشر مکتبہ عالیہ لاہور)

سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد (ستارہ جرات)

سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد نے 1965ء کی جنگ کے دوران عدیم النظیر سرفروشی اور جانثاری کا مظاہرہ کرکے امرتسر کے راڈار کے پرخچے اڑا دیئے اور وطن پر جان قربان کردی۔ جو افواج پاکستان کی تاریخ شجاعت و بسالت کا ایک زرّیں باب ہے۔ ملک کے محقق و ادیب جناب خالد محمود صاحب کے قلم سے اس تاریخی واقعہ کی تفصیل سنیئے۔تحریر فرماتے ہیں:

''امرتسر کا راڈار سٹیشن 24 گھنٹے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ حرکت میں آ گیا تھا۔اسے خاموش کرنا ضروری تھا۔اس خطرناک مہم کی قیادت فائٹر بمبار ونگ کے آفیسر کمانڈنگ ونگ کمانڈر محمد انور شمیم نے خود کی۔سکواڈرن لیڈر منیر احمد ان کے نمبر ٹو تھے۔ان کے پیچھے فلائیٹ لیفٹیننٹ امتیاز احمد بھٹو اور فلائٹ لیفٹیننٹ سہیل چوہدری اڑے جا رہے تھے۔ دشمن نے پہلے سے کہیں زیادہ شدّت کے ساتھ طیارہ شکن فائرنگ کی جس میں کود جانا محال دکھائی دیتا تھا۔ونگ کمانڈر شمیم نے بھٹی سے کہا کہ وہ دشمن کے توپچیوں کو جل دے اور ان کی توجہ اپنے طیارے کی طرف کھینچ لے۔بھٹی کے غوطے میں جاتے ہی سکواڈرن لیڈر منیر آگ کے سمندر میں کود گیا۔اس کا طیارہ گولیوں کی زد میں آ گیا۔وہ جام شہادت نوش کرگیا۔

ہنس مکھ سکواڈرن لیڈر منیر کی جان ہوا بازی میں تھی۔انہوں نے سب سے پہلے 4 ستمبر کو چھمب کے محاذ پر حصہ لیا۔دشمن کی کئی گاڑیاں اور ٹینک تباہ کئے۔ 10 ستمبر کو فیروز پور کے 20 میل جنوب مشرق میں دشمن کے ایک ناٹ طیارے کو مار گرایا۔ بھارتی فضائیہ نے امرتسر میں ایک طاقتور راڈار سٹیشن نصب کر رکھا تھا، اسے تباہ کرنا بہت ضروری تھا۔اسے چند روز پہلے زبردست نقصان پہنچایا گیا تھا۔لیکن دشمن نے اسے پھر ٹھیک کرلیا تھا۔11 ستمبر کو ونگ کمانڈر شمیم کی قیادت میں تین طیارے امرتسر بھیجے گئے ان میں منیر بھی شامل تھے۔وہ اس سے پہلے تمام حملوں میں بھی موجود رہے تھے لیکن اس دن انہوں نے جان پر کھیل کر یہ ٹنٹا ہمیشہ کے لئے ختم کردینے کا عزم کیا ہوا تھا۔انہوں نے اسی مشن میں جان قربان کی۔لیکن دشمن کا یہ راڈار سٹیشن ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا گیا۔منیر کی پرواز کا مشن پورا ہوگیا تھا۔

(رن کچھ سے چونڈہ تک صفحہ 194، صفحہ 214 تالیف خالد محمود۔ناشر مقبول اکیڈمی لاہور)

میجر منیر احمد۔ستارہ جرأت

محاذ پر نماز پڑھتے ہوئے شہید ہوگئے۔

''کاش میں اس مقدس جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کرسکوں۔ یہ الفاظ میجر منیر احمد انجینئر کور نے شہادت سے چند گھنٹے قبل اپنے ایک ساتھی میجر سے گفتگو کرتے ہوئے کہے۔میجر منیر احمد کو کیا معلوم تھا کہ چند ساعتوں کے بعد ہی بارگاہ رب العزت میں ان کی یہ دعا شرف قبولیت حاصل کرلے گی اور انہیں مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہونے کی سعادت حاصل ہوجائے گی''۔

میجر منیر احمد لاہور کے محاذ پر مسلسل دو دن اور دو راتیں دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔21 ستمبر کو دشمن کی طرف سے گولہ باری تھی تو (انہیں ہدایت ملی کہ وہ پیچھے مورچوں پر جا کر آرام کرلیں میجر منیر احمد بادل نخواستہ اپنے مورچے سے نکلے اور مورچے کے قریب ہی نماز عشاء کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔ ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ دشمن کی طرف سے گولہ باری کا سلسلہ شروع ہوگیا اور میجر منیر احمد دشمن کا گولہ لگنے سے شہید ہوگئے۔

میجر منیر احمد کی شہادت کی اطلاع بذریعہ ٹیلیفون دی گئی تو اس وقت ان کے والد خواجہ عبدالقیوم گھر پر موجود نہیں تھے۔ان کی ضعیف العمر والدہ نے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنتے ہی بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھادئے اور کہا کہ میرے مولا! تو نے میرے لخت جگر کی شہادت قبول کرلی اور اسے اس شرف سے نوازا کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کے ملک کا دفاع کرسکے اور اسی نیک مقصد میں جان کی بازی لگادے۔

میجر منیر احمد نے رن کچھ کے محاذ پر بھی دشمن کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور یہاں بھی دشمن کو ذلت آمیز شکست دی اور اب یہ قوم کا جیالا سپوت اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاہور کے محاذ پر دشمن کے خلاف نبرد آزما تھا۔

میجر منیر احمد 1926ء میں پیدا ہوئے۔ 1943ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوگئے۔ 1946ء میں جنگ کے اختتام پر انہیں جمعدار کے عہدہ سے سبکدوش کردیا گیا۔اس کے بعد منیر احمد شہید پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد پاکستانی آرمی میں شامل ہوگئے۔اور کمیشن حاصل کیا۔

خواجہ منیر احمد شہید کے بڑے بھائی خواجہ جمیل دوسری جنگ عظیم میں شہید ہوئے اور بھائی کیپٹن محمد طیب سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن سے برسرپیکار ہیں۔

میجر منیر احمد شہید کی اہلیہ نے بتایا کہ ان کے شہید شوہر کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ وہ کشمیر کی آزادی مادر وطن کے تحفظ اور دین کی سربلندی کے لئے جام شہادت نوش کریں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گی اور اپنے بچوں کو بھی فوج میں شامل کرادیں گے تاکہ وہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملک اور قوم کی حفاظت و خدمت کرسکیں۔

(روزنامہ مشرق لاہور 5 نومبر 1965ء)

کیپٹن مجیب فقیر اللہ شہید ستارہ جرأت

جرنیل ٹکا خان نے کیپٹن مجیب کو ستارہ جرأت ملنے پر محاذ جنگ پر ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی والدہ کے نام خط میں لکھا:

''میں اس ماں کو سلام کرتا ہوں جس نے یہ بیٹا جنا۔پوری قوم کو اس ماں پر فخر ہے۔جب تک پاک آرمی ہے۔ اس وقت تک مجیب زندہ ہے''۔

30 مئی 1971ء کو اس کا نکاح کیا اس نے کہا اس ملک کے حالات بہت خراب ہو رہے ہیں۔ آپ ابھی نکاح نہ کریں۔کیپٹن مجیب کی والدہ بیان کرتی ہیں میں نے کہا بیٹے میری خواہش ہے تیری خوشی دیکھوں۔کوئی بات نہیں۔غازی بن کے آؤ گے تو شادی کریں گے۔ہنس کر جواب دیا امی شہید کو چھوڑ دیا۔اگر میں شہید ہوگیا تو پھر میں۔میں نے کہا یہ سب خدا کو معلوم ہے۔اس طرح تو دنیا میں کوئی کام نہ ہوں واقعی ملک کے حالات دن بدن خراب سے خراب تر ہوتے گئے۔پھر ایک دن میرا چاند بھی پورا لیس ہوکر اپنے مورچہ میں چلا گیا۔میں نے لکھا کہ بیٹے ملک پر سخت وقت آن پڑا ہے۔ دودھ کی لاج رکھنا۔آپ کے بعد مجیب تو پیدا ہوتے رہیں گے آج اس گھر میں کل اس گھر میں مگر میرے لعل ملک کے لئے ایک دفعہ جا کر واپس نہیں آتے۔میری دعا ہے کہ میرے تمام مجیب اور تمام چراغ (داماد) جس جس محاذ پر ہیں سب کے سب غازی اور فاتح ہوکر آئیں۔مکار دشمن پر ضرب کاری لگے کہ دوبارہ اٹھ نہ سکے۔خط ملتے ہی فون پر کہا امی جان ایسا ہی ہوگا۔یہ بزدل دشمن بھی کیا یاد رکھے گا کہ مجیب خاں آیا ہے۔امی جان دعا کریں شہادت نصیب ہو خدا تعالیٰ قید سے نجات دے۔ سو میرے مہربان خدا نے میرے بیٹے کی یہ خواہش بھی پوری کردی۔دشمن کو کاری ضرب لگائی۔کہ اس نے اقرار کیا کہ اس نے ہمارا بہت نقصان کیا ہے۔ دشمن کی تین توپیں اپنے ہاتھ سے ٹھنڈی کی ہیں۔ خود اپنے آپ کو پیش کیا اور یہ پوسٹ بھی خود پسند کی کہ میں اسے فتح کروں گا۔

18 نومبر 1971ء کو اپنی ڈائری میں لکھا (یہ اس کی پیدائش کا دن ہے) آج جو میری جیپ الٹی ہے اس سے بچ جانا بہت بڑا معجزہ ہے۔ یہ سب میرے خدا کا فضل اور میری امی کی دعاؤں کا اثر ہے۔

6 جون 1972ء کو پورے چھ ماہ بعد انڈیا نے میرے شہید کی باڈی دی تھی۔کرنل سکھ تھا اس نے بہت تعریف کی کہ یہ اپنی قوم کا سرمایہ تھا۔ بہت بہادر اور نڈر افسر تھا۔بے شک اس نے ہمارا بہت نقصان کیا ہے۔مگر اپنے ملک کے لئے اس نے بہت کچھ کیا اس کی جیب میں اس کی ماں کا ایک خط رکھا تھا۔وہ ہم نے اپنے جی ایچ کیو میں جمع کروادیا ہے۔جب ہم بہادروں کی کہانی دیتے ہیں ان کی ماں بہن کے خط بھی ساتھ دیتے ہیں ایسے بہادر خواہ دشمن کے ہوں یا اپنے ہم حالات ضرور لکھیں گے جس قوم کی ایسی مائیں ہوں ان کے بیٹے کبھی شکست نہیں کھاتے میرا اس کی ماں کو سلام دینا۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح دسمبر جنوری 1974ء صفحہ 69,68)

ہو تیرا ہی فضل خدایا
امپورٹڈ کاسمیٹکس۔پرفیوم لیڈیز بیگ۔جیولری کیلئے
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0333-9853345

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

تمام قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں
شبیر ایڈ وائزر اینڈ پراپرٹی ڈیلر
شبیر احمد وڑائچ 0333-9791043
0304-5967101

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ
اتھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اتھوال: 0333-3354914

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وکمرشل
زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
0300-7715840 موبائل 6211379 گھر

لہنگا، ساڑھی اور تمام مردانہ، لیڈیز کپڑے کی ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور
بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER Exchange Co. "B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار۔ لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 0333-6704524

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری
رابطہ: عمران احمد ناصر کروائی جاتی ہے۔
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
047-6211978 اقصیٰ روڈ ربوہ
0332-7711750 طالب دعا: میاں عمران

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظفر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فینسی جیولرز

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

کریسنٹ فیبرکس
سلے سلائے سوٹ۔ کراچی کی فینسی بوتیک۔ اور فینسی
سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

MFC ایم ایف سی
فاسٹ فوڈ، برگرز، پیزا، BBQ پاکستانی اور چائنیز کھانے
MFC Master Fried Chicken
MASTER
FRIED CHICKEN
A Nice Place to Meet and Eat in
RABWAH
047-6005115
047-6213223
طالب دعا: بشارت احمد خان اقصیٰ روڈ ربوہ

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر
کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری DHL اور FEDEX
کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
یوکے تین دن اور جرمنی پانچ دن میں ڈیلیوری
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود : 0321-7915213

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
03000660784
047-6215522 پروپرائٹر: طارق محمود اظہر

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES	APPLY NOW (Requirement)
Science / Engineering / Management	• Intermediate with above 60%
Medicine / Economics / Humanities	• A-Level Students
Get 18 Months Job Search Time After Masters	• Bachelor Students with min 70%
Degree & Even Work Allowed During Studies	• Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ وشال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر جھنگ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

ارض چونڈہ مرگھٹ اصحاب فیل ہے

پاکستان کے شیر دل میجر جنرل عبدالعلی ملک (ہلال جرأت) معرکہ چونڈہ پر تبصرہ کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:۔

یہ تو تھیں وہ ظاہری اور مادی وجوہ جن سے تین دن کی لڑائی میں ہمیں وہ قیمتی وقت حاصل ہوا جس میں ہماری فوج کو یہ محاذ مضبوط کرنے کا موقع مل گیا لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے جو میں نے آگ اور خون کے سیلاب سے گزر کر اپنے مشاہدے کی بناء پر قائم کی ہے کہ

"ان مادی اسباب کے پیچھے تائید ایزدی کا مضبوط ہاتھ کارفرما تھا"

ورنہ یہ ضروری نہیں تھا کہ ان واقعات کا تاثر دشمن بھی وہی لیتا جو اس نے درحقیقت لیا تھا۔ ہمیں یہ خوب معلوم تھا کہ ہم اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ایسے موقعوں پر خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہے تو دو سو پر غالب آ جاؤ گے

اس کے علاوہ یہ مسلمہ امر ہے کہ جب خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ

وہ دشمن کے دل میں کثرت تعداد کا خوف ڈال دیتا ہے اور اپنے غازیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے انہیں دشمن کی تعداد کم دکھاتا ہے۔

آزادی کے بعد یہ ہمارا پہلا امتحان تھا اس لئے خدا نے ہمارے کردار کی کمزوریوں اور ایمان کی خامیوں کے باوجود اپنی رحمت کا ہمیں ہی مستحق سمجھا...... لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ آخری امتحان ہو۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ بلندی کردار سے رحمت الٰہی کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

"پاکستان کا تو خدا تعالیٰ خود محافظ ہوگا اور جو مشیت ایزدی میں ہے۔ وہ پورا ہو کر رہے گا۔"

لیکن ممکن ہے قوم کو اس کیلئے بہت زیادہ قربانی دینی پڑے۔

اصحاب فیل آئے بصد اہتمام جنگ
تسخیر ارض پاک کی دل میں لئے امنگ
اعلان جنگ کرنے کی ہمت نہ کر سکے
مارا شب سیاہ میں مارسیہ سا ڈنگ
اٹھے تو قہر و غیظ الٰہی میں پھنس گئے
برسا جو آسمان سے طوفان نار و سنگ
گولوں کے ساتھ اڑ گئے فولاد کے گنیش
کٹ کر گئے فضاؤں میں طیارے جوں پتنگ
میدان کارزار بنا مثل روز حشر
مرنے سے پیشتر ہی اڑا سینکڑوں کا رنگ
ارض چونڈہ مرگھٹ "اصحاب فیل" ہے
تائید ایزدی کے نرالے ہیں رنگ ڈھنگ
کشمیر جن کے ملک کا حصہ نہ بن سکا
بکھرے پڑے ہیں ہر طرف ان کے "اٹوٹ انگ"

عبدالعلی ملک

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

بقیہ از صفحہ 4 ستمبر 1965ء کی جنگ

سے گزارش ہے کہ وہ اپنی یادداشتیں شائع کروا کے نئے لوگوں کو دیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ ہم کس قوم کے افراد ہیں۔ (نوائے وقت 7 ستمبر 2014ء)

ریڈیو پاکستان کا کردار

ریڈیو پاکستان لاہور سے لمبا عرصہ تک وابستہ رہنے والا بھائی جان ابوالحسن نغمی جنگ ستمبر 1965ء کی یادیں تازہ کرتے ہوئے بتاتے ہیں:

ستمبر 1965ء میں، میں ریڈیو پاکستان لاہور میں تھا جب بھارتی فوج نے ہماری سرحدوں پر شب خون مارا اور ساری قوم دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئی۔ اس جنگ میں افواج پاکستان محاذ جنگ (پر) دشمن سے برسر پیکار تھیں تو اہل قلم ریڈیو پاکستان سے فوج اور قوم کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔ میں ان دنوں پروگرام ندائے حق لکھتا تھا اس میں دو آوازیں عقیل احمد اور ایس ایم امین کی تھیں یہ میاں جی اور لالہ جی کے کردار تھے۔ میرا یہ پروگرام ہندوستان کے لئے دردسر بن گیا تھا۔ جب معاہدہ تاشقند ہوا تو وہاں لال بہادر شاستری نے بطور خاص کہا ندائے حق فوراً بند کیا جائے۔

جنگ ستمبر کے دنوں میں بھارتی جنگی جہاز بہت نیچی پرواز کرتے اور ان کی کوشش ہوتی کہ کسی طرح ریڈیو پاکستان لاہور کو تباہ کر دیں لیکن ایک مرتبہ بھی وہ ایسا نہ کر سکے ہم لوگ ریڈیو سٹیشن کے ایک کونے میں بنی خندق میں چھپ کر اپنا پروگرام جاری رکھتے تھے۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 11 جنوری 2015ء)

سینئر صحافی اسداللہ غالب اپنے خوبصورت اور دلنشیں مضمون چھ ستمبر سے ایک اور ملاقات کے کالم نمبر 1 میں لکھتے ہیں:

1965ء کی جنگ کو نصف صدی ہونے والی ہے لیکن لوگ اس کے نوسٹلجیا (Nostalgia دلگیر و دلآویز یادوں۔ ناقل) سے نہیں نکل سکے۔ قومی زندگی کا یہ ایک اہم سنگ میل ہے جس پر آنے والی نسلیں فخر کرتی رہیں گی۔

اب کالم نمبر 2 کے یہ الفاظ پڑھئے۔

لاہور ریڈیو پر دن رات شاعروں اور ادیبوں کا ایک جمگھٹا دکھائی دیتا تھا۔ ہر کوئی اپنی تازہ نظم یا تاثرات نشر کرنے کے لئے بیتاب رہتا تھا۔ احمد ندیم قاسمی کی ایک نظم کے اس مصرع کا تاثر آج بھی میرے لہو میں رچا بسا ہوا ہے۔ چاند اس رات بھی نکلا تھا مگر اس کا وجود...... اتنا بے رنگ تھا جیسے کسی معصوم کی لاش نظام دین (ریڈیو پاکستان لاہور کا ایک حاضر جواب مزاحیہ پنجابی کردار۔ ناقل) نے اپنے پروگرام میں جیسے ہی یہ اعلان کیا کہ بھارت نے لاہور کے ویران علاقوں میں گھس بیٹھئے اتار دیئے ہیں تو چشم زدن میں اہل لاہور ڈنڈے لے کر میانی صاحب میں گھس گئے۔ خواتین کے ہاتھوں میں کپڑے دھونے والے تھاپے تھے۔ افسوس کسی گھس بیٹھئے سے مڈبھیڑ نہ ہو سکی۔ دشمن محض زندہ دلان لاہور کو ہراساں کرنے کے لئے انٹ شنٹ چھوڑ رہا تھا...... اس وقت جب میں یہ سطور تحریر کر رہا ہوں تو میں اپنے کمپیوٹر پر ستمبر 65 کے جنگی نغمے سن رہا ہوں......

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو
اے راہ حق کے شہیدو، وفا کی تصویرو
اور میرے قلم سے آنسو بہہ نکلے ہیں......

(نوائے وقت 6 ستمبر 2014ء ص 2)

جنرل اختر حسین ملک

دشمنوں کی سپاہ سے پوچھو
کس بلا کا دلیر تھا اختر
کس کی طاقت تھی سامنے آئے
آدمی تھا کہ شیر تھا اختر
یہ تقاضا ہے صرف فطرت کا
قوم کی قوم اس کو روتی ہے
ورنہ اک ملک کے سپاہی کی
زندگی لازوال ہوتی ہے

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

حَلَال
HALAL
Shezan
Jams, Jellies
and Marmalades
Shezan
SWEET
ORANGE
MARMALADE
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
With added
Fruit Chunks
An ISO 9001, ISO 22000 &
HACCP Certified Company
www.shezan.biz

اے راہ حق کے شہیدو وفا کی تصویرو تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

نشان حیدر حاصل کرنے والے خوش نصیب اور نڈر مجاہد

میجر راجہ عزیز بھٹی

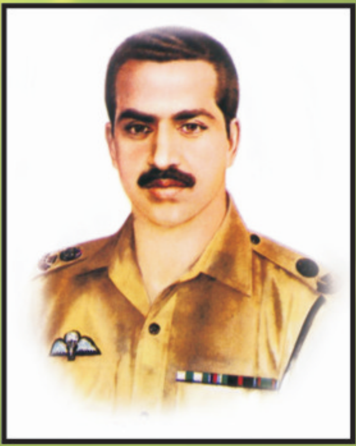
میجر شبیر شریف

میجر محمد اکرم

پائلٹ آفیسر راشد منہاس

میجر طفیل محمد

لانس نائیک محمد محفوظ

کیپٹن محمد سرور

سوار محمد حسین

کیپٹن شیر خان

حوالدار لالک جان

نائیک سیف علی جنجوعہ

حکومت آزاد کشمیر نے ان کو ہلال کشمیر دیا ہے
جو نشان حیدر کے برابر سمجھا جاتا ہے

نشان حیدر